

اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب فیض

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۱۹) مطبوعہ ۸ مئی سنہ ۱۸۹۶ع بروز جمعہ جلد (۲۳)

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے ... ... عہ

قیمت بیرونجات سے معہ محصول ڈاک ... ... عہ آنہ

قیمت دو کاپیوں یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی عہ

ایک شخص کے نام سے سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی - ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی

ایڈیٹوریل

آرمینیا کے لوگوں کا حال

پچھلے آٹھ مہینوں کے عرصہ میں آرمینیا کے مسیحیوں اور اُس سلوک کی نسبت جو اُن کے ساتھ کیا جارہا ہے اخبارات میں بہت کچھ لکھا جاچکا ہے - اس تھوڑی جگہہ میں اُس کا سارا بیان کرنا بہت مشکل ہے اس واسطے ہم چند بڑے بڑے واقعات کا بیان کرتے ہیں تاکہ ہم ہمدردی سے بھرکر قوموں کے خدا کے آگے جس کی آنکھیں اُس سارے ظلم اور بے رحمی کو جو آرمینیا کے مسیحیوں پر کیا جارہا ہے دیکھتی ہیں دعا کرسکیں کہ وہ جلد مظلوموں کو رہائی دیوے اور اگر اُس کو مناسب معلوم ہووے تو اُن کے ظالم حاکموں کے ہاتھوں سے مقتولوں کے خون کا بدلہ بھی لیوے -

(۱) ملک - آرمینیا ایشیا کوچک کے مشرقی حصہ میں واقع ہے - مگر مسلمانوں کے مذہبی تعصب کے باعث ترکی میں آرمینیا کا نام استعمال نہیں کیا جاتا کیونکہ وہ اس بات کا اقرار کرنا نہیں چاہتے کہ وہاں مسیحی قوم بستی ہے - اس صوبہ کو وہ کردستان کہتے ہیں - سوائے اس کے اور صوبوں میں بھی بہت سے ارمنی رہتے ہیں - آرمینیا کا وہ حصہ جو روسی گورنمنٹ کے تحت ہے آرمینیا کہلاتا ہے - اُس حصہ میں ارمنی لوگ خوش وخرم ہیں - آرمینیا کا رقبہ ساٹھہ ہزار میل مربع ہے اور وہ پہاڑی ملک ہے - کوہ ارارات بھی آرمینیا ہی میں واقع ہے -

(۲) لوگ - تمام دنیا میں چالیس لاکھہ ارمنی بستے ہیں جن میں سے پچیس لاکھہ ترکی میں بارہ لاکھہ روس میں ایک لاکھہ پچاس ہزار فارس میں اور باقی دنیا کے دیگر مختلف حصوں میں ہیں وہ اُس بڑی قوم کی نسل سے ہیں کہ جس سے ہندو اور فارسی ہیں اور اُن کی زبان آرین یا انڈو یورپین ہے - وہ عموماً بڑے ذہین اور ہوشیار ہیں اور تمام عہدوں اور پیشوں میں کامیاب ہو جاتے ہیں - ترکوں کی دشمنی کا ایک سبب یہہ بھی ہے کہ چونکہ وہ تہذیب میں اُن کی نسبت بہت ترقی کرگئے ہیں اس واسطے ترک اُن کی کامیابی کے سبب اُن سے حسد کرتے ہیں -

آرمینین لوگوں نے سب سے پہلے بطور قوم کے مسیحی مذہب کو قبول کیا - اُن کے بادشاہ ڈرقاد نے سنہ ۲۷۶ع میں بپتسمہ پایا تھا -

(۳) اُن کی ستانیوالے - اسبات کو یقین کرنے کے لئے کافی دلایل ہیں کہ سلطان ظالموں کے ساتھہ ہمدردی رکھتا ہے - اُس نے یہہ بیان کیا ہے کہ ظلم کو بند کرنا اُسکی طاقت سے باہر ہے مگر سیکڑوں ایسی شہادتیں موجود ہیں کہ جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُس کا بیان سچ نہیں ہے کم ازکم وہ اتنا تو ضرور چاہتا ہے کہ یہہ ظالمانہ کارروائی جاری رہے اس اَمر کا بھاری ثبوت یہہ ہے کہ کسی ایسے شخص کو کہ جس نے کشت وخون اور لوٹ مار

میں بڑا حصہ لیا ہو سزا نہیں دی گئی بلکہ برعکس اس کے اُن افسروں کو جنہوں نے اس ظلم میں بڑا کام کیا ہو خاص شاہی عزت بخشی گئی ہو۔ اس سے بڑھکر یہہ کہ غیر ملک کے ایلچیوں نے ایک افسر مسمی ایسٹی بے کی کہ جس نے اس قتل کو ٹریبیزانڈ میں بند کرنے کے لئے بہت کوشش کی تھی نیک چلنی کے سبب ترقی کی سفارش کی ہو گر اب تک اُس کے لئے کچھ بھی نہیں کیا گیا ہو۔

سلطان کی نسبت خواہ کچھ کہا جاوے یا نہ کہا جاوے مگر بلا کسی طرح کے شک کے یہہ بات اظہر من الشمس ہو کہ اُس کے ماتحت افسر اکثر اس کشت وخون میں جو کیا گیا ہو مدد کرتے رہے ہیں جبکہ پہلی دفعہ قتل ہوا قسطنطنیہ میں ایک اعلیٰ ترکی افسر نے ایک ایلچی سے کہا کہ قتل چیچک کی مرض کی مانند ہو ضروری ہو کہ وہ سب کو لگے مگر انہیں دوبارہ نہ لگے گی۔ البتہ یہہ خوفناک کام سپاہیوں اور عام لوگوں سے کیا گیا تھا۔ یعنے کرد۔ سارکیسی اور ترک لوگ اس قتل کے کام میں بطور اوزار کے استعمال کئے گئے بعض موقعوں پر سلطان کے اپنے سپاہیوں نے بھی قتل کرنے میں حصہ لیا ہو۔ یہہ کہا گیا ہو کہ ترکوں نے بہت لوگ قتل کئے ہیں حالانکہ کرد اور سارکیسی لوگوں نے صرف خوف پیدا کرنے کے لئے قتل کیا اور وہ زیادہ تر لوٹنے اور عورتوں اور بچوں کو قید کر کے لیجانے میں مشغول ہے +

(۴) ظلم کا پھیلاؤ اور طریقہ۔ قتل اور لوٹ مار کا کام چھہ ضلعوں میں کیا گیا۔ اور صرف ارمنی لوگ ہی قتل کئے گئے یونانیوں کو اگرچہ وہ بھی مسیحی ہیں قتل نہیں کیا گیا۔ عموماً ظہر کی نماز کے بعد حملہ کیا گیا اور اُن کا طریقہ یہہ تھا کہ جس قدر جلد ہو سکے جتنے زیادہ ارمنیوں کو قتل کر سکتے تھے قتل کرتے تھے اور اُن میں سے خاصکر اُن کو جو دولتمند اور عزت دار ہوتے تھے۔ اور اُن کی ساری جائداد کو لوٹ لیتے تھے اور اُن کی عورتوں اور بچوں کو یا تو قتل کرتے یا پکڑ کر لے جاتے تھے +

(۵) ترکوں کی نیت۔ غالباً بہتوں نے اس بات کو مان لیا ہو کہ یہہ بالکل مذہبی ظلم ہو۔ یہہ بات جاہل ترکوں کی نسبت جو اس قتل میں بطور ایجنٹ کے استعمال کئے جاتے تھے ٹھیک ہو سکتی ہو مگر سلطان اور اُس کے افسروں کی نسبت ایسا خیال کرنا ٹھیک نہیں۔ مفصلہ ذیل امور سے یہہ ثابت ہو جاتا ہو کہ اُن کی نیت کیا تھی۔

(الف) اُس عہدنامے کے مطابق جو یورپ کی سلطنتوں کے ساتھ کیا گیا تھا سلطان نے وعدہ کیا تھا کہ چھہ صوبوں میں چند اصلاحیں کی جاویں۔ (ب) یہہ چھہ صوبے سوائے تھوڑے مستثنا کے وہی ہیں کہ جہاں قتل واقعہ ہوا۔ جبکہ دو ہزار کرد اور سارکیسی لوگوں کا گروہ آور صوبوں میں اپنے قتل کے کام کو شروع کرنے لگا تو افسروں نے ہٹا دیا اور کہا کہ اُن کا اختیار نہیں ہو کہ وہ سیوا کے صوبوں کی حدود سے باہر قدم رکھیں۔ (ج) اصلاح جس کا حکم دیا گیا تھا یہہ تھی کہ سول افسروں۔ ججوں اور پولیس کے عہدے محمدیوں اور غیر محمدیوں کو اُن کی تعداد کے مطابق دئے جاویں۔ ان صوبوں میں بہت سے ارمنی لوگ رہتے تھے۔ صدیوں تک محمدی انہیں دباتے رہے۔ اور نہیں چاہتے تھے کہ وہ ارمنی لوگوں کو سول کے اختیارات میں شریک کریں۔

اس لئے یہہ صاف ظاہر ہو کہ اُنہوں نے اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے یہہ فیصلہ کیا کہ ارمنیوں کو یہاں تک قتل کریں کہ اُن کی تعداد کم ہو جاوے اور شمار کی کمی کے باعث انہیں بہت کم اختیار حاصل ہو۔

اس کام کو اُنہوں نے نہایت عمدہ ترتیب کے ساتھ کرنا شروع کیا۔ فرانس۔ انگلستان۔ کنیڈا اور امریکہ کے لوگ جو وہاں موجود ہیں اور جو نہایت معتبر ہیں چشمدید گواہی دیتے ہیں کہ پہلے سے قتل کے وقت جگہہ اور قوم کی نسبت جو قتل کیجاویگی بڑی احتیاط سے انتظام کیا جاتا تھا اور بعض حالتوں میں بگل بجا کر قتل شروع ہوتا تھا اور جب دوسری دفعہ بگل بجتا تھا تو قتل بند ہو جاتا تھا۔

(۶) ترکوں کی کامیابی۔ مقتولوں کی ٹھیک ٹھیک تعداد کا بتلانا مشکل ہو مگر تو بھی پہلی جنوری تک جو بڑی احتیاط سے اندازہ کیا گیا تھا پچاس ہزار تک پہنچتا ہو اور جائداد کی قیمت جو لوٹی گئی اسی لاکھ پونڈ ہو۔

یہہ دردناک کہانی یہاں تک ہی ختم نہیں ہوتی بلکہ کم سے کم تین لاکھ پچاس ہزار جو باقی ہیں فاقہ کشی کی حالت میں چھوڑے گئے ہیں۔ اگرچہ اب عام قتل تو بند کیا گیا ہو مگر تو بھی کہیں کہیں مرد اور عورتیں قتل کی جاتی ہیں۔ چونکہ عام قتل کا زیادہ دیر تک جاری رہنا سلطان کے لئے مضر تھا کیونکہ یورپ کی طاقتیں اور امریکہ کے لوگ آور زیادہ اُسکو ہونے نہ دیں گے۔ اس واسطے آج کل کی حکمت عملی یہہ ہو کہ باقی لوگوں کو مجبور کیا جاتا ہو کہ وہ محمدی ہو جاویں۔

پاسٹر اور بڑے بڑے لوگ جو باقی رہ گئے ہیں اگر محمدی ہونے سے انکار کرتے ہیں تو چپ چاپ قتل کر دئے جاتے ہیں۔ اس طرح بہت سے کلمہ پڑھنے کے لئے مجبور کئے گئے ہیں اور زبردستی سے اُن کا ختنہ کیا گیا ہو۔ ایک دفعہ بہتوں کو ترغیب دی گئی اور کہا گیا کہ وہ اپنی جان کے بچانے کے لئے کلمہ پڑھ لیں اور اس سے زیادہ انہیں اور کچھ نہیں کرنا ہوگا مگر چند روز کے بعد سپاہی آگئے اور تلواریں کھینچکر اُنہیں مجبور کیا کہ وہ ختنہ کرائیں۔ چشمدید گواہ کہتے ہیں کہ بہت سے منادوں اور اوروں کو جنہوں نے محمدی ہونا منظور نہیں کیا قتل کیا گیا ہو۔ اُن میں سے بہتوں کے شہید ہونے کا حال معلوم ہو گیا ہو۔ اب موقع نہیں ہو کہ سب کا بیان کیا جاوے مگر ہم مثال کے طور پر ایک کا ذکر کرتے ہیں۔ ایک شخص مسمی ھے گوپے پٹاین نے اپنے ایمان کا انکار کرنے کے بجائے مرنا منظور کیا اور جب تلوار کی ضرب اُس پر لگی تو وہ پکارا کہ "اے باپ انہیں معاف کر وہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں"۔ دنیا کے اور حصوں کے محمدی اگرچہ اس کو قبول نہیں کریں گے مگر اُن کے ثبوت کافی اور بہت ہیں۔

نوٹ۔ بقیہ مضمون صفحہ اڈیٹوریل کالم نمبر ۱۲ پر درج ہو ملاحظہ فرمائیں

تہمت لگانا گناہ ہے +

کسی کی بدگوئی کرنا کلام اللہ کی رو سے گناہ ہے اور سزا کے لائق ہے۔ شاید ہی کوئی سوسائٹی اس عیب سے خالی ہوگی۔ عالموں اور جاہلوں میں۔ غریبوں اور امیروں میں۔ خلوت میں اور پبلک میں عبادت اور ضیافت میں اُس کے مرید ہوتے ہیں۔ اس عیب سے نہ دنیا خالی ہے نہ کلیسیا اور یہی زیادہ افسوس کی بات ہے۔ اس مکروہ اور مضر عادت کا سبب یہہ ہے کہ انسان کی موجودہ فطرت میں ایسے اصول ہیں جو اُس کو اِس گناہ کی طرف مائل کرتے اور ہمیشہ کریںگے اگر ضبط نہ کئے جاویں۔ چنانچہ دنیاوی اور نفسانی چیزوں کی حرص۔ غصہ۔ رشک اور کینہ اور خودغرضی وہ باتیں ہیں جو اِس گناہ کی طرف زور کے ساتھ مائل کرنے والی ہیں۔ پس تہمت لگانا وہ حیلہ بازی ہے جس کے ذریعہ لالچی اور کینہ ور اور بداصل اور بیہودہ لوگ کوشش کرتے ہیں کہ اپنے ہمسایہ کو گرا دیں اور اپنے آپ کو بڑھا دیں یعنے دولت میں عزت میں مرتبہ اور اختیار میں۔ اسلئے خدا کے کلام میں تہمت لگانا منع کیا گیا ہے اور اُس کی ہر قسم کو بُرا کہا گیا ہے اور سزا کے لائق قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ

(۱) عوام کو ہدایت ہے کہ "تو کسی کی جھوٹھی خبر مت اڑا" (خروج ۲۳: ۱) +

(۲) چھپکے تہمت لگانے کی یوں ممانعت ہوئی ہے کہ "وہ جو چھپکے اپنے ہمسایہ پر تہمت لگاتا ہے میں اُسے جان سے مارونگا" (زبور ۱۰۱: ۵) +

(۳) بدگوئی سننے والوں کی بابت یہہ لکھا ہے کہ "بدکردار آدمی جھوٹھے لبوں کی سنتا ہے اور دروغ گو کجرو زبان کا شنوا ہوتا ہے" (امثال ۱۷: ۴) +

(۴) دین کے ہادیوں کو حکم ہے کہ لوگوں کو یاد دلا دیں کہ "کسی کے حق میں بدنامہ نہیں" (طیطس ۳: ۲) +

(۵) لتر بننا منع کیا گیا ہے "جہاں لتر نہیں وہاں جھگڑا دفع ہوتا ہے" (امثال ۲۶: ۲۰) +

(۶) "عیب نہ لگاؤ" "اے بھائیو تم آپس میں ایک دوسرے کی بدگوئی نہ کرو" (متی ۷: ۱ یعقوب ۴: ۱۱) +

(۷) کسی محکمہ میں کسی پر الزام لگانے سے پہلے خلوتی طریق عمل میں لانیکی ہدایت ہے جیسا کہ متی ۱۸: ۱۵ میں مسطور ہے کہ "اگر تیرا بھائی تیرا گناہ کرے جا اور اُسے اکیلے میں سمجھا"۔ "جو اگر توبہ کرے اُسے معاف کر" (لوقا ۱۷: ۳) اس حکم کی تقلید پر قواعد انتظام کلیسیا کے تیسرے حصے کے تیسرے باب میں تاکید کی گئی ہے کہ پہلے ہدایت بالا کے موافق عمل کرے ورنہ وہ مدعی نہیں بن سکتا +

یاد رہے کہ اس ساری ممانعت میں صرف ایک قسم کے لوگ مستثنا ہیں۔ مگر وہ بھی اس لئے مستثنا نہیں ہیں کہ عیب جوئی اور بدگوئی کیا کریں اور بس صرف دوسروں کو بدنام کیا کریں۔ نہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص صاحب اختیار ہو یا نیک دل اور خدا کے فضل سے بھرا ہوا اور ناجائز غصہ یا بدخواہی یا خودغرضی یا عداوت کا اُس پر شک نہ ہو سکے (ہر ایک اپنے تئیں جانچے کہ وہ ایسا ہی ہے یا نہیں) تو ایسے شخص علانیہ یا کسی محکمہ میں یا خلوت میں خطاکار کو اُسکی خطاؤں کا گریں۔ ملامت کریں تاکہ اُسے سدھاریں اور اوروں کو خوف دلاویں۔ (۱ تمط ۵: ۲۰) قدیم زمانہ میں خدا تعالےٰ کے نبی اور مسیح کے زمانہ میں یوحنا بپتسمہ دینے والا اور خداوند مسیح خود بھی ایسا کرتے تھے اور اپنے پاک دل کے غصہ سے لوگوں کو ملامت کرتے تھے ایسا اب بھی ہو سکتا ہے۔ مگر چونکہ اس اعتدال سے بڑھ جانے کا اندیشہ ہے اس لئے بڑی ہوشیاری درکار ہے۔ اور کسی طرح جائز نہیں ہو سکتا کہ مذکورہ جائز صورت کو ہم اپنے دل کے کینے اور کینہ ور ارادوں کو پورا کرنے کا پردہ بنا دیں۔ اور چونکہ غمازی یا غیبت کی کئی ایک قسمیں ہیں اور اُس کو عمل میں لانے کے کئی طریق ہیں اور اُن سب سے واقف ہونا ضروری ہے تاکہ اس بھاری گناہ کے ہر پہلو سے بچے رہیں جو برادرانہ محبت اور صلح کا دشمن ہے اور جدائیاں اور جھگڑے جنتا ہے جیسا سلیمان کہتا ہے کہ "جہاں لتر نہیں وہاں جھگڑا دفع ہوتا ہے" (امثال ۲۶: ۲۰ اور ۱۶: ۲۸) اس لئے حتی المقدور غیبت کے ہر پہلو کی تفصیل کرتا ہوں۔ اور جیسی تعلیم میں نے ایک مرحوم مسیحی فاضل سے اس امر میں پائی ہے وہ اوروں کو سکھلاتا ہوں +

اوّل۔ غمازی یا غیبت کیا ہے؟ کینہ یا بری نیت یا بے پروائی یا بیہودہ پن سے اپنے ہمسایہ کے حق میں جھوٹھی یا جھوٹھ کے برابر بات کہنا تاکہ اُس کی نیک نامی اور عافیت میں نقصان آوے اُس کو تہمت کہتے ہیں۔ اُس کی سب قسمیں مختلف الفاظ میں بیان کی گئی ہیں۔ یعنے جھوٹھی گواہی دینا (خروج ۲۰: ۱۶) جھوٹھا الزام لگانا (زبور ۳۵: ۱۱) لعن طعن کرنا (نامہ یہودا آیت ۹) دغابازی (لوقا ۱۹: ۸ - ۳: ۱۴) عیب جوئی یا افترا (احبار ۱۹: ۱۶ - امثال ۲۶: ۲۰) کانا پھوسی (امثال ۱۶: ۲۸ - ۲ قر ۱۲: ۲۰) چغلخوری (زبور ۱۵: ۳ - روم ۱: ۳۰)۔

دوم۔ چونکہ تہمت ہر حال میں تہمت ہے اور اُسکے مختلف طور یا قسموں کے سبب سے ممکن ہے کہ لوگ گمان کریں کہ ہم صرف باتیں کرتے ہیں حالانکہ در اصل تہمت لگا رہے ہیں۔ اس لئے اُس کی مختلف صورتیں بیان کرتا ہوں جن کا تہمت لگانے والوں کو ضرور خیال رکھنا چاہئے۔ چنانچہ

(۱) ایک قسم تہمت کی وہ ہے جو دس حکموں میں منع کی گئی ہے۔ یعنے تو اپنے پڑوسی پر جھوٹھی گواہی مت دے۔ یعنے اُس پر ایسی باتیں مت لگا جو کبھی سرزد نہیں ہوئیں۔ اور وہ اس حکم کا نہیں۔ نہ صرف عدالتوں میں بلکہ خاص و عام مجلسوں میں اور خلوت میں بھی ایسی گواہی زبون ہے +

(۲) ایک اور قسم یہہ ہے کہ دوسروں پر بدنام کرنے والے خطاب یا نام دھرنے جن سے اُن کی سیرت بُری ظاہر ہو جیسا کہ فریسیوں نے ہمارے خداوند کو کفر بولنے والا اور جادوگر۔ اور کھاؤ اور شرابی اور قیصر کے برخلاف کہنے والا اور لوگوں کو گمراہ کرنے والا کہا تھا۔ یہہ قسم تہمت کی عام ہے اور بہت بُری نہیں سمجھی جاتی ہے لیکن اگر انصاف سے دیکھا جائے تو قسم اول سے بھی بدتر معلوم ہوتی ہے کیونکہ یہہ دوسرے پر ایسے الزام دھرتی ہے

جو اُس میں بُری عادت بیان کرنے والے ہیں اور ایسی تہمت کو دور کرنا اُس کے لئے دشوار ہوتا ہے اس لئے کہ اُس میں کسی بات کی نظیر نہیں بتلائی جاتی جس کی بیچارہ ملزم سردست تردید کر سکے اور جب تک وہ اپنی چال چلن سے ایسی باتوں کا برعکس ثابت نہ ہو یہہ زبون نام اُس پر لگے رہتے ہیں اور الزام لگانے والے فربے میں رہتے ہیں +

(۳) ایک اور قسم یہہ ہے کہ دوسرے شخص کے الفاظ یا افعال کی غلط تعبیر کرنا تاکہ اُس کی نسبت بدگمانی پیدا کرے۔ ظاہر ہے کہ اکثر الفاظ ذو معنے ہوتے ہیں۔ اچھے معنے بھی ہو سکتے ہیں اور بُری مراد بھی نکالی جا سکتی ہے۔ یہی حالت افعال کی ہے۔ ایسی حالتوں میں کسی کے الفاظ یا افعال کے غلط معنی کر کے بُری مراد بتلانا اور اُس کو بُرا آدمی جتانا نہایت کمینی قسم کی تہمت دہی ہے۔ چنانچہ جب دو آدمیوں نے مسیح پر گواہی دی کہ وہ کہتا ہے کہ اس ہیکل کو گرا دو اور میں تین دن میں اُسے کھڑا کر دوں گا تو یہہ ایسی قسم کی تہمت تھی۔ اس لئے لازم ہے کہ ہمیشہ اپنے ہمسایہ کی باتوں اور کاموں کو سچائی اور انصاف کے ساتھ تعبیر کیا کریں نہ کہ تہمت لگانے کی غرض سے غلط معنی مشہور کریں۔ اور یوں اُس کو بدنام کریں +

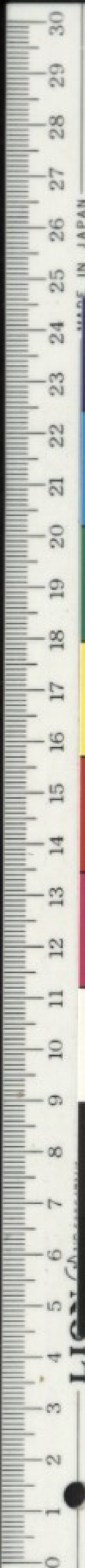
(۴) ایک اور قسم یہہ بھی ہے کہ کسی کے بیان یا عمل کو پورے طور سے پیش نہ کرنا بلکہ اُس میں سچی بات کو دبا رکھنا اور ایسے حالات کو چھپانا جو اُس کے بیان یا عمل کو صفائی سے واضح کرتے۔ اس صورت میں تہمت لگانے والا خود تو کوئی ظاہرا جھوٹھ نہیں بولتا ہے۔ لیکن ایسی حیلہ بازی سے وہ دوسرے کو بدنام کر سکتا ہے اور کرتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص مباحثہ میں اعتراض کے طور پر کوئی بات بالفرض پیش کرے اور دوسرا اُس کی بابت یہہ خبر اڑا دے کہ متکلم اُس اعتراض کا دل سے قایل ہے اور اُس کو سچ جانتا ہے اور اُس کا مدعی ہے تو ایسی بات مشہور کرنے والا اُس متکلم پر سراسر تہمت لگاتا ہے۔ اور پھر فرض کرو کہ زید دھوکھے سے یا ظلم کا مارا بُرے لوگوں کی مجلس میں جا پڑے تو اگر کوئی شخص زید کی بابت یہہ خبر اُڑا دے کہ وہ ارادۃً ایسی بُری مجلس میں گیا کیونکہ خراب آدمی ہے تو یہہ اُس بے قصور کی سخت بدنامی کرتا ہے۔ تہمت لگانے والے نے اُن حالات کو چھپایا جن سے زید کی بے گناہی صاف ظاہر تھی۔ اور وہ غمّاز اس بات پر فخر نہیں کر سکتا کہ میں نے کوئی جھوٹھی بات تو مشہور نہیں کی بلکہ ایک واقعہ کا بیان کیا ہے یہہ عذر بالکل لچر ہے اور ایک بہانہ ہے +

(۵) ایک اور قسم یہہ ہے کہ کسی شخص کی بابت اوروں کے سامنے حیلہ بازی سے ایسے اشارے بیان کرنا جن میں صاف جھوٹھی باتیں تو نہیں کہی جاتی ہیں تو بھی سننے والوں کے دلوں میں وہ بُری رائے پیدا کرنے والے ہوتے ہیں۔ خصوصاً اُن دلوں میں جو زود اعتقادی یا حسد یا تعصب یا بے پروائی کے سبب ایسی رائے زنی کی طرف مایل ہو سکتے ہیں۔ ایسے حیلہ آمیز اشارے کئی طرح سے کئے جا سکتے ہیں۔ یعنے فرضی باتیں پیش کرنے سے۔ حیلہ بازی کی تحریک یا ترغیب سے۔ دھوکھے کے سوالوں سے۔ کسی بات کا یقین دلانے کے لئے اغلبیات پر زور دینے سے۔ مثلاً تہمت لگانے والا کہتا ہے کہ کیا اُس کی (تہمت زدہ کی) طبیعت ایسی نہیں ہے کہ اُس کو ایسے فعل کے کرنے پر مایل کرے؟ کیا ایسا یا ویسا کرنے میں اُس کو نفع نہیں تھا؟ کیا وہ فعل کرنے کے لئے اُس کو عمدہ موقع اور بڑی رغبت نہ تھی؟ کیا ایسی حالتوں میں اُس نے پیشتر بھی ایسا ہی نہیں کیا ہے؟ پس آپ خود دریافت کریں اور سمجھیں کہ اُس نے ایسا کیا ہے یا نہیں۔ غمّاز کی یہہ منطق ہے۔ اور یوں وہ بیگناہوں کی بابت دوسروں کی رائے خراب کرتا ہے۔ اور جس طرح شیطان نے دھوکھا آمیز اشاروں اور سوالوں سے حوّا کو اپنے خالق کے حق میں بدظن کر دیا اور اس سے گناہ کروایا غمّاز بھی ٹھیک اسی طرح کرتے ہیں ظاہرا مستفسر کرتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ مگر مدنظر اُس کی بدنامی اور نقصان ہوتے ہیں۔ یہہ حیلہ تہمت لگانے کا لوگ اکثر برتتے ہیں کیونکہ بے معلوم کے مؤثر ہو جاتا ہے۔ گر یہہ نہایت مضر اور مکروہ قسم کی غیبت ہے +

(۶) ایک اور قسم غیبت کی یہہ ہے کہ دوسروں کے چھوٹے چھوٹے قصوروں کو بڑھا کے بیان کرنا اور اُن کو بڑے بھاری جرم جتانا۔ اور کسی خفیف کمزوری کو ایک قبیح بدصفتی کہنا۔ اور یوں اپنے بھائی کی آنکھ کی کانڑی کو شہتیر بتلانا ہے اور یہہ حرکت خداوند کے حکم کے عین برخلاف ہے۔ (متی ۷ : ۳ و ۴ و ۵) اور تعلیم محبّت اُلٹ پلٹ کرنے والی ہے جس کا ایک جزو یہہ ہے کہ وہ "سب باتوں کو پی جاتی ہے" "بدگمان نہیں ہے" (۱ قر۔ ۱۳ باب) غیبت کی ان مرقومہ قسموں کے علاوہ کئی ایک خاص طریقے ہیں جن کے ذریعے سے وہ عمل میں لائی جاتی ہیں۔ چنانچہ۔

(۱) سب سے زبون طریق یہہ ہے یعنے جھوٹھ بنانا یا ایجاد کرنا۔ اور اُس کو مشہور کرنا جیسا کہ داؤد شریر کی بابت کہتا ہے کہ تو زبان سے دغا کا منصوبہ باندھتا ہے۔ (زبور ۵۰ : ۱۹)۔ اور جیسا ہمارا خداوند شیطان کی بابت کہتا ہے کہ وہ جھوٹھا ہے اور جھوٹھ کا بانی ہے۔ (یوحنا ۸ : ۴۴) یہہ اس قسم کی شرارت ہے کہ جہنم بھی اس سے بڑھ کر نہیں کر سکتا۔ اُن لوگوں کا کیا حال جو اپنے ہمسائے پر اس طرح جھوٹھ باندھتے ہیں +

(۲) ایک اور طریق یہہ ہے کہ دوسروں سے جھوٹھی خبر سُننا جن کو وہ جانتے اور جان سکنے کا اچھا موقع رکھتے ہیں کہ جھوٹھی ہیں مگر پھر بھی اُن کو مشہور کرنا۔ ایسے لوگ غیبت کے گویا بیوپاری ہیں۔ سوداگر ہیں۔ اِدھر سے سنی اُدھر اُڑا دی جھوٹھ کا بانی اور اُس کا ایسا بیوپاری ایک ہی سے ہیں وہ جو جھوٹھ ایجاد کرتا ہے بڑا ہنرمند ہے گر وہ جو اُس کو مشہور کرتا اور پر لگاتا شرارت اور کینہ میں کچھ کم نہیں۔ دیکھو سلیمان کہتا ہے کہ "بدکردار آدمی جھوٹھے لبوں کی سنتا ہے اور دروغگو کجرو زبان کا شنوا ہوتا ہے" (امثال ۱۷ : ۴) پس جھوٹھ بنانے والا اور اُس کو شہرت دینے والا دونوں کے دونوں یکساں بدکردار اور دروغگو ہیں۔ فتامل) اس چال کا عام رواج ہے اور مشہور کرنے والا گمان کرتا ہے کہ یہہ جایز ہے کہ اوروں سے سنکے مشہور کرے اگر وہ اپنی شنید کی سند دے سکتا



ہے۔ ہاں ہاں وہ کہتا ہے کہ یہہ میری اپنی ایجاد نہیں ہے جیسا میں نے سُنا ویسا کہتا ہوں۔ اگر جھوٹھ ہو تو اُس کا قصور ہے۔ جس نے مجھے سُنایا قصور اُس کا ہے نہ کہ میرا۔ ایسے لوگ یہہ خیال نہیں رکھتے کہ اپنے ہمسائے کو بدنام کرنے اور رنج اور نقصان پہنچانے کا وہ ہتھیار بنے اور نہیں سمجھتے کہ ان کے دل میں بھی ویسا ہی بداُصول تھا جیسا اُس جھوٹھ کے بانی میں تھا۔ اور نتیجے بھی ویسے ہی بد ہوئے۔ کسی شخص کا یہہ منصب نہیں ہے کہ "عیب جوؤں کی مانند اپنی قوم میں آیا جایا کرے" (احبار ۱۹: ۱۶) یہہ بُری سوداگری ہے۔ اور زبور ۱۵ میں نیک بخت انسان کی یہہ ایک علامت بیان کی گئی ہے کہ "وہ اپنے ہمسائے سے بدی نہیں کرتا اور اپنے پڑوسی پر عیب نہیں لگاتا ہے۔ مگر جو کوئی تہمت لگاتا ہے بیوقوف ہے۔ (امثال ۱۰: ۱۸) عقل اور انصاف اس بات کے متقاضی ہیں کہ تہمت مشہور کرنے والا اس کے بانی کی عادات اور حالات کو جانچے اور تہمت زدہ کی طرز زندگی اور اُس کے منصب اور کام اور اصولوں پر نگاہ کرے بیشتر اس سے کہ جھوٹھ کے بانی کا ساتھ دیوے اور اپنے ہمسائے کو نقصان پہنچانے کے لئے اُس کے ساتھ ہم مشورہ ہووے۔ اگر ایسی احتیاط سے غافل رہتا ہے تو وہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ جھوٹھ کے بانی کے ساتھ اپنے ہمسائے کے برخلاف کینہ اور نقصان رسانی میں شریک ہے اور اس فتوے کے تحت میں آتا ہے جو زبور ۱۵: ۱۸ میں مرقوم ہے۔ اور یوں اپنے ہمسائے پر چھپکے تہمت لگاتا ہے جس کی سزا خداوند تعالیٰ نے یہہ فرمائی ہے کہ میں اُسے جان سے ماروں گا (زبور ۱۰۱: ۵) +

(۳) ایک اور طریق یہہ ہے کہ محض خیالوں یا شبہوں کی بنا پر الزام تجویز کرنا۔ یاد رہے کہ شبہوں اور خیالوں کی کوئی حد نہیں اور جو کوئی اس کھوج میں لگا رہے تو ضرور اُس کو کوئی نہ کوئی شبہہ ہاتھ آجاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو اس بات کی پروا نہیں کہ ایسا کرنا دانشمندی ہے اور یا کہ جس کی بابت جستجو میں ہیں وہ بے قصور ہے۔ غرض صرف یہہ ہوتی ہے کہ کوئی گمان یا شبہہ نکالیں جس کی بنا پر الزام بنا دیں۔ اگر ایسی باتیں سنی جاویں تو کوئی آدمی بھی نیک نام نہیں رہ سکتا۔ دیکھو متی ۹: ۳۴ اور امثال ۱۶: ۲۸ میں اس قسم کی عادتوں کا ذکر ہے۔ اب جو کوئی اس طور سے اپنے ہمسائے پر دعویٰ جمانے کی کوشش کرتا ہے وہ تہمت دہی اور غیبت کا گنہگار ہے۔ ۲ سموئیل ۱۹: ۲۷ سچائی صاف روشنی میں نظر آسکتی ہے اور انصاف ثبوت چاہتا ہے۔ اور محبت بدگمان نہیں ہوتی۔ ان اُصولوں کو نگاہ رکھو +

باقی آئندہ

مراسلات

جس طرف جاتا ہوں تقدیر یہی کہتی ہے
آرزو کیوں لئے آتا ہے ادھر کچھ بھی نہیں

ہونہار محمدی نوجوانان ہند کے بزرگ مولوی شصت سالہ نے زمانہ کی ہزار جگہ کھا کر یہہ بات سیکھی کہ اُن کے پیغمبر عربی کی نبوت کے واسطے کلام اللہ سے کوئی نہ کوئی پیش خبری ضرور چاہئے کیونکہ جب مسیحی واعظوں نے سربازار شہر و قصبہ میں محمدیوں کے مقابل توارت و زبور صحایف انبیا سے بکثرت پیشینگوئیاں خداوند یسوع المسیح کے حق میں سُنانا شروع کیں تو محمدی علما بہت گھبرائے اور سوچے کہ تلوار قبضہ میں نہیں حضرت کا مذہب چلتا دھندا کرتا نظر آتا ہے آؤ تیغ زبان کے جوہر دکھائیں کلام آلہی میں جا بجا تلاش کی کہیں کچھ سُراغ نہ چلا اس تتبع نے بہزار دقت اپنی کتاب نوید جاوید کے صفحہ ۵۵۴ پر عہد جدید کی کتاب اعمال سے ایک پیش خبری محمد صاحب کے حق میں نکالنی چاہی لیکن جواب میں وہی شعر جو اس مضمون کا عنوان ہے سُنکر سرگریباں ہونے کے سوائے اور کچھ ہاتھ نہ آیا ہوگا۔

اے لب آرزو کہ خاک شدہ

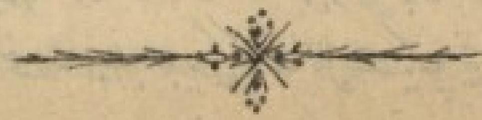
آپ فرماتے ہیں۔ کہ اگرچہ یہودی علما سمجھتے ہیں کہ پیشنگوئی مندرجہ استشنا ۱۸: ۱۵ یشوع بن نون کی بابت ہے لیکن چونکہ عیسائی علما یہہ خبر حضرت عیسیٰ کی بابت ثابت کرتے ہیں پس اگر ایسا ہو تو یہہ خبر حضرت رسول اللہ محمد مصطفےٰ سے حضرت عیسیٰ کی نسبت زیادہ علاقہ رکھتی ہے۔ جواب۔ اور اگر یہہ خبر حضرت عیسیٰ کی نسبت مسیحی بیان کرتے تو آپ بھی محمد کے حق میں اس کو نہ باور کرتے یہہ تو ضد ہوئی لیکن خیال کرنے کی جگہہ ہے کہ مسیحی لوگ کسی کی ضد پر ایسا نہیں کرتے ہیں خود خدا کے کلام میں ایسا مندرج ہے کیونکہ کتاب اعمال الہامی ہے اور اُس میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ خدا کا کلام ہے نہ عیسائی عالموں کے دماغی خیالات جس طرح خدا کے کلام میں اور کہیں محمد صاحب کی خبر نہیں ہے اُسی طرح کتاب اعمال میں بھی اس مقام پر محمد کا ذکر نہ اشارۃً نہ کنایۃً کسی طرح نہیں ہے آپ ایسے کیوں گھبرا گئے ہیں آپ نے نقل عبارت میں خیانت کی ہے ورنہ صاف معلوم ہو جاتا کہ یہہ خبر سوائے خداوند یسوع مسیح کے اور کسی کے حق میں نہیں ہو سکتی۔ ناظرین نور افشاں کی تسلی کے واسطے اصل عبارت کتاب اعمال ۳ باب کی درج ذیل ہے + وہو ہذا:۔

اور وہ یسوع مسیح کو بھیجے جس کی تمہارے لئے آگے سے منادی ہوئی (۲۰) اور ضرور ہے کہ آسمان اُسے لئے رہے اُس وقت تک کہ سب باتیں جن کا خدا نے اپنے سب مقدس نبیوں کی زبانی قدیم سے ذکر کیا بحال ہوویں (۲۱) کیونکہ موسیٰ نے باپ دادوں سے کہا کہ خداوند تمہارا خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے ایک نبی میری مانند اُٹھاوے گا اُس کی سنو سب باتوں میں جو وہ تم کو کہے (۲۲) اور ایسا ہوگا کہ ہر نفس جو اُس نبی کی نہ سُنے قوم میں سے ہلاک کیا جاوے گا (۲۳) اور سب نبیوں نے سموئیل سے لیکر

پچھلوں تک جنہوں نے کلام کیا اندنوں کی خبر بھی دی ہی۔ (۲۴) تم نبیوں اور اُس عہد کے فرزند ہو جو خدا نے ہمارے باپ دادوں کے ساتھ باندھا ہی جبکہ ابراہیم کو کہا کہ تیری اولاد سے زمین کے سارے گھرانے برکت پاویں گے (۲۵) سو پہلے تمہارے لئے خدا نے اپنے بیٹے یسوع کو مبعوث کیا اور اُسے بھیجا کہ تمہیں یہہ برکت دیوے کہ ہر ایک کو اُس کی بدیوں سے پھراوے (۲۶) اس پر مولوی ابوالمنصور صاحب یہہ خیال پیش لاتے ہیں کہ حضرت عیسٰی کے نزول سے پیشتر ایک نبی کا اُٹھنا ضرور ہی مگر معلوم ہوتا ہی کہ مولوی صاحب نے یا تو خود دھوکہ کھایا یا آنکہ محمد صاحب کو پیغمبر بنانے کے لئے اپنی برادری والوں کو فریب میں ڈالا خدا کا ہزار شکر کہ پھر بھی آپنے یہہ تو نہ کہا کہ مسیح کے نزول سے پیشتر محمد صاحب کا تشریف لانا ضرور ہو یہہ آپنے شاید اس لئے کیا کہ مسیلمہ پیغمبر کے لئے بھی جگہہ رہجاوے۔ اب میں آپ کی اصلاح کے واسطے عرض کرتا ہوں کہ یہاں کسی نبی کے اُٹھنے پر اشارہ تک نہیں ہی۔ ملاحظہ فرمائیے۔ پطرس رسول اللہ ۲۰ ویں آیت میں لوگوں سے کہتا ہی کہ خداوند مسیح دوبارہ تشریف لائے گا۔ اور اُس کی منادی بھی ہوئی تاکہ وقت پر کسی طرح کا حیلہ و حوالہ پیش نہو سکے کہ ہم نے سنا نہ تھا اور اس منادی کے واسطے ایک عرصہ دراز پر اشارہ کرتا ہی جس میں سب کچھ ہونا ضرور ہی۔ اور جن کے حق میں خدا نے اپنے پاک نبیوں کی معرفت پہلے سے بیان فرمایا خاصکر وہ اُس پیشین گوئی کی طرف اُن کی توجہ کو مبذول کرتا ہی جو موسیٰ پیغمبر کی معرفت بنی اسرائیل کو دی گئی تھی اس واسطے رسول موصوف ۲۰ ویں آیت کے شروع میں لفظ پہلے داخل کرتا ہی تاکہ مسیح کے دوسری بار آنے میں فرق کر دیوے اور لوگوں کو بتا دیوے کہ اُسی یسوع مسیح کو جو دوبارہ تشریف لائے گا اور دنیا کی عدالت کرے گا پہلے خدا نے مبعوث کیا نہ اس لئے کہ دنیا پر سزا کا حکم کرے بلکہ برکت دیوے اور یہہ سلسلہ جاری رہے گا جب تک کہ سب کچھ پورا نہووے اور تب خداوند دوبارہ تشریف لائے گا اُس وقت برکت حاصل کرنے کا موقع نہو گا اُس وقت صرف عدالت ہوگی۔ اس واسطے عموماً کل محمدی صاحبان اور خصوصاً مولوی ابوالمنصور صاحب کو لازم اور واجب ہی کہ حضرت عیسٰی کے نزول سے پیشتر توبہ کریں اور پھریں کہ اُن کے گناہ مٹائے جائیں تاکہ خداوند کے حضور سے تازگی کے دن آویں۔ مولوی صاحب ہرگز خیال نکریں کہ یہہ پیشین گوئی پطرس نے حضرت عیسٰی کے سوائے کسی اور نبی کی نسبت بیان کی ہی اور مطلب نہیں سمجھا۔ جناب والا رسول نے خوب مطلب سمجھا اور بخوبی سمجھا کیونکہ آگے بڑھکر رسول ۴/۱۲ میں صاف فرماتا ہی کہ اور کسی دوسرے سے نجات نہیں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں دیا گیا جس سے ہم نجات پاویں اسی کے ساتھ ہم کو ملائے کیونکہ موسیٰ نے باپ دادوں سے کہا ...... ایک نبی میری مانند اُٹھاویگا اُس کی سنو۔ یہاں کسی دوسرے نبی کی گنجائش کہیں نہیں نہ محمد کی نہ مسیلمہ کی۔ رسول نے فیصلہ کر دیا کہ نجات صرف یسوع مسیح سے ہی اب اگر انجیل الہامی ہی اور قابل سند تو محمد کو کس واسطے دینی نبی مانتے ہو غرض تو نجات سے ہی اور وہ صرف مسیح سے ہی۔ اب ثابت ہو گیا کہ خداوند کی پہلی آمد نجات کے واسطے اور دوسری دنیا کی عدالت کے لئے ہی اور درمیانی عرصہ وہ اُس کی منادی کے واسطے اور لوگوں کے اُس پر ایمان لانے کے لئے ہی۔ یہاں بھی محمدیوں کو جواب صاف ہی بیچارہ ضعیف ناتوان مولوی ہمارے عنوان کے شعر کو پڑھے سہ

جس طرف جاتا ہوں تقدیر یہی کہتی ہی
آرزو کیوں لئے آتا ہی ادھر کچھ بھی نہیں

راقم
کیدار ناتھ
از فرخ آباد



جلالپور سکول کی منادی

چند عرصہ سے مجھے جلالپور سکاچ مشن سکول میں کام کرنے کا اتفاق پڑا ہی۔ جب سے کمترین مدرسہ ہذا میں آیا ہی۔ تب سے میری نظر ایک خاص امر کے دیکھنے سے محفوظ رہی ہی۔ میں نے امر مذکور کو صرف ملاحظہ ہی نہیں کیا۔ بلکہ اس خدمت شریف میں میرا بھی ایک خاص حصہ ہی۔ مدارس مشن کی یہہ ایک خاص شکایت چلی آئی ہی۔ کہ بائبل کی تعلیم برائے نام توجہ کی جاتی تھی۔ جہاں تک تدریس کلام اللہ ہوتی ہی۔ وہ روکھے پھیکے طور سے ہوتی ہی۔ بلکہ بعض کا تو یہہ گمان ہی کہ بائبل کی تعلیم عدم وجود کے برابر ہی۔ میں اس شکایت کے بارہ میں کچھہ کہنا نہیں چاہتا اور نہ میں اس کی تردید کرتا ہوں +

مگر جلالپور سکول کی منادی اور بائبل تعلیم کا خاکہ کھینچ دیتا ہوں۔

اے ناظرین۔ معلوم ہووے۔ کہ جلالپور ضلع نہیں ہی۔ اور نہ کوئی تحصیل ہی۔ بلکہ ضلع گجرات کا ایک متوسط درجہ کا قصبہ ہی۔ جس میں قریب ....۱۳ ہزار آدمی کی آبادی ہی۔ اس میں دو سکول ہیں۔ مشن سکول اور اسلامیہ سکول۔ مگر مشن سکول زیادہ رونق پر ہی۔ اور تعلیم بھی باضابطہ و باقاعدہ ہی۔ مدرسہ میں بارہ پریڈ تعلیم کے ہیں۔ جیسے اور مضامین سکھلائے جاتے ہیں۔ ویسے ہی ایک ایک پریڈ بائبل کی تعلیم ہر جماعت کو دی جاتی ہی۔ اور طلبا بڑے ادب و سلیقہ سے پڑھتے ہیں۔ جیسے اور مضامین کو شوق سے سیکھتے ہیں۔ ویسے ہی بائبل کو۔ غرضیکہ بائبل کا کام نہایت دلچسپ طور سے ہوتا ہی۔ جس سے بائبل ٹیچر کا دل نہایت باغ باغ ہو جاتا ہی۔ کیوں نہو۔ جب وہ اپنی محنت کا پھل اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہی۔ بائبل ٹیچر بطور ایک کسان کے ہی جو خدا کے کلام کا بیج



بچوں کے دلوں میں ہوتا ہے جب کسان دیکھتا ہے۔ کہ اُس کا بیج اچھی طرح چھترایا گیا اور راہ کے کنارے نہیں گرا۔ تو اُس کا دل شاداں وشادماں ہوتا ہے۔ اس سے کہ ضرور پیری نمودار ہوگی۔ خواہ تھوڑی خواہ زیادہ۔ ایسا ہی بائبل ٹیچر خوش وخرم ہوتا ہے۔ کہ بچے خوشی سے خدا کا کلام سنتے اور اُسے اپنے دلوں میں لیتے ہیں۔ اور وہ اُمیدوار رہتا ہے کہ ضرور کچھ نہ کچھ کسی نہ کسی وقت پیری نمودار ہوگی۔ پھر مال اور بعدہ بال میں تیار دانہ۔ مگر معلوم ہووے کہ جس بات سے میں نہایت ہی خوش ہوا ہوں۔ وہ آیندہ کے پیراگراف میں بیان کی جاتی ہے۔ اور نہایت ہی دلچسپ اور مفید ہے۔ اُمید ہے۔ کہ ناظرین پڑھکر نہایت ہی محظوظ ہوں گے +

اس مدرسہ میں اڑھائی سو سے کچھ اوپر طلبا ہیں۔ گیارہ مدرس ہیں منجملہ تین عیسائی معہ ہیڈ ماسٹر صاحب ہیں۔ قریب ۱۲ بجے کے کل کلاسیں ہال کمرہ میں اکٹھی ہو کر با ادب چپ چاپ اپنی اپنی جگہوں میں بیٹھ جاتی ہیں۔ اور ہر ایک مدرس اپنی اپنی کلاس کے پاس ضبط قایم رکھنے کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔

پیارے ناظرین شاید آپ سوال کریں گے کہ "وہ یہہ کس لئے" یہہ تو سکول کی منادی کا ٹایم ہے۔ واعظ کے واسطے سکول کا چپڑاسی ایک چوکی اور چوکی کے آگے ایک میز لگا دیتا ہے۔ اور میز کے اوپر ایک خوبصورت سبز رنگ مرینے کی چادر بچھا دیتا ہے۔ اور اُس کے اوپر بڑے سلیقہ سے ایک بائبل رکھ دیتا ہے۔ واعظ چوکی پر بیٹھ کے یا کھڑا ہو کے خدا کے کلام میں سے کچھ پڑھ کے ایک خاص آیت پر منادی کرتا ہے۔ اور یہہ منادی بیس منٹ تک بلاناغہ ہر روز ہوتی ہے۔ معلوم ہووے۔ کہ واعظ بھی بغیر طیاری کے گھر سے نہیں آتا ہے۔ خود اپنے متن کی آیت کی تفسیر کو خوب سوچ سمجھ کے آتا ہے۔ اور یہہ بھی مطلع ہووے۔ کہ کوئی خاص واعظ نہیں ہے۔ بلکہ تینوں عیسائی اُستاد اپنی اپنی باری پر واعظ کا کام کرتے ہیں۔ جس وقت یہہ منادی ہوتی ہے۔ مجھے خداوند کی پہاڑی وعظ یاد آتی ہے۔ ایسا خاموشی کا عالم ہوتا ہے۔ کہ سوائے مناد کی منادی کے اور کوئی چوں چاں کی آواز نہیں آتی غرضیکہ خدا کے کلام کی منادی نہایت دلکش طور سے کی جاتی ہے۔

میرے گمان میں یہہ طرز خدا کے کلام سنانے کی ایک احسن ومستحسن ہے۔ دیکھئے کل شہر کی آبادی ۱۲ ہزار کی ہے۔ اور سکول میں اڑھائی سو سے کچھ اوپر لڑکے ہیں اور یہہ کل طلبا غور سے منادی سنتے ہیں۔ اور جب ایک انسان دوسرے سے کوئی بات سنتا ہے۔ وہ اُسے اپنے دل ہی میں نہیں رکھ چھوڑتا۔ بلکہ وہ کسی نہ کسی طرح دوسروں سے ضرور بیان کرتا ہے۔ خواہ کسی کا حسن بیان کرے خواہ قباحت۔ خصوصاً جبکہ مذہبی تذکرہ ہو۔ پس گمان غالب ہے۔ کہ بچے پہلے اپنے گھروں میں اور بعدہ کھیلنے کے وقت دوسرے ساتھیوں کے پاس ضرور تذکرہ کرتے ہوں گے۔ کہ آج کس بات پر منادی ہوئی تھی۔ غرضکہ سکول کی منادی ایک ایسا ذریعہ ہے۔ جس سے کل شہر میں منادی ہو جاتی ہے۔ یہہ کل حسن نظمی جناب ماسٹر کرجی صاحب کی ہے۔ جو سکول کے ہیڈ ماسٹر اور پرلے درجے کے متدین اور دیانتدار ہیں۔ جب سے اُن کا مبارک قدم سکول میں پڑا ہے۔ تب ہی سے ایسا ولولہ اور جوش ظہور میں آیا ہے۔ صاحب موصوف "سچ مچ روح کے بندے ہیں"۔ خدا کرے کہ اسی قسم کے ماسٹر مدرسوں میں نگہبان ہوں۔

دمقابلہ بازار کی منادی اور سکول کی منادی۔ اگر تمام مدارس مشن میں اسی قسم کی منادی کا دستور عمل میں آوے۔ تو بازار کی منادی سے بدرجہا زیادہ کام ہو سکتا ہے کہ بازار کی منادی پر لوگ ایسے سلیقہ سے کھڑے نہیں ہوتے جیسے سکول میں لڑکے مدرسہ میں اکثر طالب العلم چپ چاپ منادی سنتے ہیں۔ بازار کی منادی میں لوگ اکثر شور وغل کرتے ہیں +

مدرسہ میں منادی روزمرہ ہو سکتی ہے۔ بازار کی منادی روزمرہ نہیں ہو سکتی +

بازار کی منادی میں اکثر لوگ حجت بازی اور اعتراض کرتے ہیں۔ اور شیطان جلد موقعہ پاتا ہے۔ کلام کے بیج کو اُن کے دل سے نکال لینے کا۔ بازاری منادی میں لوگ مناد کے کام میں بہت ہرج کرتے ہیں۔ مگر سکول کی منادی میں مناد کا ایک منٹ بھی ضایع نہیں ہو سکتا +

بازار کی منادی میں روز نئے نئے آدمی آتے ہیں۔ اس باعث سے ایک دن کی منادی ممکن ہے کہ جلد بھول جاویں مگر مدرسہ کی منادی ہمیشہ لگاتار طالب العلم سنتے ہیں۔ ممکن ہے کہ اُن کے دلوں میں جڑ پکڑے +

بازار کی منادی میں اکثر بڑی عمر کے لوگ ہوتے ہیں۔ اور بڑی عمر کے آدمی اتنی جلدی بات کو اپنے دلوں میں نہیں جما سکتے۔ جتنی جلدی لڑکے۔ چونکہ سکول میں لڑکے ہی اکثر سنتے ہیں۔ لہذا سکول کی منادی سے بازار کی منادی کی نسبت زیادہ کام نکل سکتا ہے۔ اخیر میں اس احقر العباد کی عرض یہہ ہے کہ اگر کوئی بھائی اس پر کچھ ریمارک کرنا چاہے تو کرلے۔ یہہ میری خوشنودی کا باعث ہوگا۔ اور میرے اس مضمون کو بطور دیباچہ خیال کیا جاوے +

راقم
محمد حسین خان
از جلال پور گجرات

———✻———

جھوٹھے الزاموں کی برداشت کا نتیجہ

تھانہ ناگل ضلع سہارنپور کے جنوب مشرق کی طرف واقع ہے یہہ دو گاؤں سے ملکر آباد ہے اس کے چوگرد قریب ستر گاؤں ہیں مذکورہ بالا گاؤں میں قریب پانچ برس سے مشن اسٹیشن قایم ہے اور تین سو روپیہ میں یہاں کی سرائے خرید کی گئی ہے۔ جس میں آجکل بندہ اور بندے کے ساتھ ایک مناد۔ بنام جوسن مسیح رہتے۔ اور انجیل کی بشارت دیتے

سے سناتے ہیں +

فی الحال قریب ساتھ گاؤں تک انجیل کی بشارت کا ڈھنڈورا گوش زدِ عام وخاص ہو گیا ہے۔ قریب سب لوگ اپنی بت پرستی و خود پرستی کے ایک قسم کے قایل معقول ہو گئے ہیں اور خوب محبت سے ہمکو بلاکر بٹھاتے سنتے سوال وجواب کرتے بلکہ تھوڑا عرصہ گذرا کہ ایک مولوی صاحب بنام شرف الحق جو مسلمانوں کے نزدیک بڑے عالم تصور کئے جاتے ہیں بندے کے ساتھ بطور بحث مباحثہ کے دینی بابت چیت ہوئی اور اُنہوں نے اپنی نا سمجھ محدود عقل کے ذریعہ مسئلہ تثلیث مسیح کے قبر سے زندہ ہونے اور معجزات اور پیشینگوئی اور مسیح کی الوہیت اور انسانیت کے علاوہ صلیبی موت پر اور غزل الغزلات کے مضامین اور حزقیل کی کتاب اور موسیٰ کی توریت پر وغیرہ وغیرہ بہت مخالفت کی جس کے جواب بھی خاطر خواہ اُس کو دئے گئے اور قریب سات گھنٹے تک بطور بحث کے دینی چرچہ ہوتا رہا تھانہ دار و دیوان معہ پولیس کے حاضر تھے خوب غور سے جواب سنتے رہے جس سے معلوم ہوا کہ دل میں قایل لیکن منہ سے ہٹ دھرمی اور تعصب کے ساتھ مخالفت کرتے رہے اور بعض چھوٹے گروہوں کا نام چھوڑکر خداوند مسیح کا نام لینا اختیار کیا اور اپنی طبیعت کو جھوٹھی تسلی دینے لگے جب اُن کو کہا جاتا ہے کہ بغیر بپتسمہ پائے اور برادری کی جھوٹھی رسومات کو چھوڑے صرف نام لینے سے نجات مطلق نہیں ہے۔ اور چند جانوں نے قریب دو برس سے بعضوں کی نسبت کم بعضوں کی نسبت زیادہ عرصہ گذرا کہ خداوند مسیح کو قبول کر لیا ہے اور چند جانیں متلاشی بھی ہیں۔ اور ڈاکٹر فورمن صاحب کے ہاتھ سے بپتسمہ یافتہ ہیں۔ اور متفرق گاؤں میں رہتے ہیں اور زمینداروں کا کام کرتے اپنی محنت سے اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ پالتے اور خداوند مسیح میں خوش ہیں۔ اور ہم دو آدمی اتوار کے روز باری باری اُن کے گھروں میں جاکر دعا بندگی کرتے اور اُن کی روحانی اور جسمانی کمزوری میں خداوند مسیح کے حکموں تعلیموں تمثیلوں اور اُس کے پاک دکھوں کے جلالی نمونوں سے اُن کو تسلی و زور دیتے رہتے ہیں اور اُن کو حکم دعا اور آیات بزبان یاد کراتے ہیں تاکہ روح القدس کی تاثیر سے اُن کے دل زندہ اور پاک ہوتے جاویں۔ اور وے ہمارے پاس بھی آتے ہیں اُن میں سے دو نوجوانوں کا ڈاکٹر فورمن صاحب کی طرف سے اردو ہندی پڑھنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ ان سب مسیحی جانوں کے نام مفصل ذیل ہیں +

اودمی۔ منگلو۔ چھجو۔ ہمتی۔ اُس کی بیوی۔ اُودم۔ مدری منگتا۔ دیوی سہائے۔ ہنگن۔ اُس کی بیوی۔ لیکھا۔ اُس کی بیوی جمنی۔ اور ہم سات جانیں معہ بیوی بال بچوں کے جو خاص ناگل میں مقیم ہیں +

ہم اپنے ڈاکٹر صاحب کے نہایت شکر گذار ہیں کہ وے بار بار ہمارے یہاں دورہ کرکے ہر طرح کی تکلیفات اُٹھاتے اور ہمکو اور ہمارے کمزور بھائیوں کو روحانی نصیحت اور تعلیمات سے فیض یاب کرتے اور خاص ضرورت پر غریب لاچار مسیحیوں کی جسمانی امداد بھی کرتے اور ہمارے ساتھ پیدل بعض دور گاؤں میں جاکر زمینداروں سانسیوں چوڑھوں اور متفرق قوموں میں انجیل کی بشارت کا ڈھنڈورا پیٹ جاتے ہیں۔ بلکہ ابھی تھوڑا عرصہ گذرا کہ ۱۱ مارچ کی رات کو ہماری سرائے کے پھاٹک کے پاس ایک بنئے کی دکان میں چوروں نے نقب لگائی اور دو سَو روپیہ کے کپڑے جاتے رہے اُسی رات کو ایک نیا تھانہ دار قوم جاٹ یہاں آیا اور ۱۱۔ مارچ دن کے دس بجے زمینداروں اور بنیوں کو بلاکر جمع کیا اور بندہ بھی وہاں حاضر تھا جیسا تھانہ دار صاحب دیگر لوگوں کے ساتھ نہایت سختی اور دھمکی سے چوری کا پتہ لگانے کو حکم دیتا تھا ویسا ہی بندے کی طرف مخاطب ہوا اور فرمایا کہ پادریوں نے یہہ چوری کروائی اور چوری کے مال کو سہارنپور روانہ کر دیا اور تم لوگ بدمعاشوں اور لچوں کو اپنے گھروں میں بٹھاکر چوری کرواتے ہو اور لوگوں کو بہکاتے اور اصلی باپ چھوڑوا کے دوسرا باپ منواتے ہو اور اب میں اور میرے گاؤں کے لوگ تم کو دیکھیں گے کہ تم یہاں کیسے کام کروگے اور کیسے رہوگے اس چوری کی چیز کی تحقیقات اور کوشش کرو اپنے لوگوں سے ورنہ میں معہ ڈاکٹر تمہارا چالان کردونگا اور دیکھوں گا کہ تم یہاں کیسے رہوگے اور اب رشوت لے کر چھوڑ دونگا۔ بلکہ ایک عیسائی نوجوان کو اُس کے عیسائی ہونے پر گالی دی اور طعنہ زنی کی اور اُس کو مار مار کر جھوٹھا اقرار کروانے کی کوشش کی کہ میں ان عیسائیوں کے گھر میں رات کو سوتا تھا اور چوروں کو میں نے دیکھا۔ پر اُس نے انکار کیا اور سچ پر قدم اُٹھایا کیونکہ وہ ہمیشہ ایک کوس کے گاؤں سے کوئی آٹھ بجے ہمارے پاس پڑھنے آتا اور شام کو دن چھپے پہلے چلا جاتا ہے۔ بعد ازاں چند اشخاص جو صاحب کی طرف سے سہارنپور سے چھپر باندھنے کو آئے تھے اُن کو بے قصور مارا کہ تم اقرار کرو کہ پادریوں نے چوری کروائی اور چوروں کو دیکھا اور شام کو جب میرا نوکر گھوڑی کو لے کر بھائی جومن مسیح کے ساتھ آیا اُس کو بُلاکے سخت مار ماری رات بھر تھانہ میں رکھا اور مار مار کر اقرار کرواتے رہے کہ بتلا کس نے چوری کی اور تو گھوڑی کو لے کر کیوں شہر گیا اور تیرے ساتھ دوسرا عیسائی کیوں گیا اُس نے سچ سچ یہہ ہی کہا کہ ہم دونوں دوائی کے واسطے ڈاکٹر فورمن صاحب کے اسپتال میں گئے اور گھوڑی کی نال لگوائی اور اسی روز کی شام کو واپس آگئے اور قریب سات بجے ۱۲ مارچ کے واسطے اُس نے سمن دیا جس کا مضمون یہہ تھا جومن مسیح سوئیل ملیریو عیسائی الزام چوری کروانے والے دفعہ ۷، ۵۷ کے میرے روبرو حاضر ہو اور ہمکو کہا کہ تم لوگ بدمعاشوں اور چوڑھوں اور سانسیوں کو رات کے ایک ایک بجے تک بٹھاتے اور پوری پوری رات گھروں میں رکھتے ہو ہم نے انکار کیا کہ یہہ جھوٹھا الزام ہے وے کلام



سننے کو آتے اور دن کو آتے اور دن کو ہی چلے جاتے ہیں اور جیسی تعلیم ہم اُن کو دیتے دریافت کیجاوے کہ آیا کیسے حکم اور تعلیم اُنہوں نے ہم سے سیکھی ہیں وہ بُری ہیں یا اچھی انصاف کرو اور نانگل گانوں کے لوگوں نے ہر ایک قوم اور ذات کے لوگوں کو منع کر دیا کہ کوئی آدمی عیسائیوں کے گھر نہ جاوے نہ اُن کی بات کھڑے ہوکر سُنے گویا اُنہوں نے سب طرح سے کوشش کرنی چاہی کہ اُن کا کام بند کیا جاوے یہہ سب قوموں کو عیسائی بناتے پھرتے ہیں اور چوری کرنے کا طریقہ سکھاتے ہیں ۱۲ مارچ کی شام کو ڈاکٹر فورمن صاحب بھی اچانک آگئے اور جیسی کچھ خبر اُن کو پہنچی تھی ویسا ہی اُنہوں نے ہملوگوں کا حال پایا بلکہ اُس سے زیادہ ہمارے اوپر دُکھہ دیکھا اور تھانہ میں تشریف لے گئے اور اودم عیسائی کو چھڑوا دیا اور ہمکو تسلی دیکر چلے گئے کہ میں کپتان صاحب کو رپورٹ دوں گا اور کل جو کچھ گذرے مجکو تار یا خط کے ذریعہ خبر دینا ہمنے عرض کی بہت بہتر خداوند مسیح نے ہماری عرض سُنی اور اب لوگوں کے منصوبہ باطل ہوں گے کیونکہ صاحب کے آنے سے پیشتر ہم ملکر دعا کر رہے تھے اور میرا نوکر میرے پاس ہتھیار ورکھتا اور اپنی بیوی کو ہمارے سپرد کرتا تھا کہ اُس کے پاس اُس کا بھائی جو فلانی جگہہ رہتا ہے بلا بھیجنا میں تو اب بے قصور سہارنپور چلا ہوں ورنہ مجکو کچھہ روپیہ دیکر چھڑا دو ہم نے کہا نہ ہم رشوت دیں گے اور نہ ہم دینے دیں گے آگے تمہاری خوشی ہم رشوت دیکے اپنے کو نہ بچاویں گے بلکہ گیت گاتے ہوئے قید خانہ میں جاویں گے اور منادی کریں گے۔ اُس کے ایک گھنٹے کے بعد ڈاکٹر صاحب اچانک تشریف لے آئے اور نااُمیدی میں اُمید آگئی اور یہاں سے رات کے ۱۱ بجے سہارنپور جاکر ۱۳ مارچ کو کپتان صاحب یہاں تشریف لے گئے اور سب کچھہ ماجرہ سنایا اور ہمکو کہلا بھیجا کہ کپتان صاحب۔ ابھی آویں گے سو ۱۱½ بجے کے قریب وے تھانہ میں آگئے۔ اور ہم

سب کو قریب تین بجے بلوایا اور ایک ایک سے اظہار لیا اور تھانہ دار اور دیوان اور منشی کو بھی اپنے سامنے کھڑا کیا اور ہمارے اظہاروں کو جو بطور تھانہ دار اور دیگر لوگوں کی نسبت ہے یعنے اُن کی سختی اور ہمپر جھوٹھے الزام لگانے کی اور انجیل کی بشارت کے روکنے کی نسبت تھیں بیان کیں اُنہوں نے ہماری شکائتوں کو جو تھانہ دار کے برخلاف تھیں محبت اور رحم کی نظر رکھکر خوب سنتے رہے اور تھانہ دار کو ایک صورت سے دھمکاتے رہے جو جو کلمہ اُن کو ہماری نسبت بُرے لگتے تھے تھانہ دار کو ٹوکتے جاتے تھے۔ اور جب دیکھا کہ وے نہایت کی دینداری کے ساتھ ہم سے سوال و جواب کرتے ہیں تو اُن اظہاروں میں ہم نے اُن کے سامنے دینی بات چیت کا ذکر بہت کچھہ لمبا چوڑا کیا اور اپنا صبر اور ادب ظاہر کیا اور تھانہ دار کی بغیر قانون کی کارروائی جو اُس نے ہمارے ساتھ کی تھی ان سب باتوں کا ذکر کپتان صاحب نے خوب غور سے سنکر ہمارے ہی سامنے تھانہ دار سے بہت ہی ناراض ہوے اور جب گھوڑے پر چڑھ کر سہارنپور تشریف لیجانے لگے تو ہمارے مکان کے سامنے آئے اور وہ جگہہ دیکھی جہاں چوروں نے نقب لگایا تھا وہ جگہہ ہمارے مکان سے ملی ہوئی تھی جس وقت وہ ہمارے مکان کے سامنے اُس جگہہ کو دیکھتے تھے تو گاؤں کے ایک بڑے رئیس نے ہاتھ جوڑ جوڑ کپتان صاحب سے شکایت کی کہ ان عیسائی لوگوں نے دور دور دروازہ کھول رکھے ہیں اور ان لوگوں نے گاؤں کو اُجاڑ دیا ہے تو اُس وقت کپتان صاحب نے دھمکا کر اور غصہ سے بھرکر فرمایا کہ تمہاری شکایت کرنے سے تمکو کیا حاصل ہوا چاہیے سو جب نالش کروگے تو میں خود تمہارا گواہ ہوں گا۔ تو گویا اُن کے جانیکے بعد تھانہ دار اور زمیندار کی مخالفت اور دشمنی جو ہمارے ساتھ تھی بجھ گئی۔ ادھر میل اور محبت ایک قسم کی جیسے پہلے تھی ہونے لگی ہے جو کپتان

اور ہمارے ڈاکٹر فورمن صاحب کے قدم رنجہ فرمانے سے ایک قسم کا ڈر اُن کے دل میں آگیا کہ ان عیسائیوں پر جھوٹھا الزام لگانا عبث ہے اُن کی سچائی کے ثبوت کا گواہ خداوند مسیح ہے جس کا وے اقرار کرتے اور نام سناتے اور اُسی نے یہہ دینی دنیوی افسر بھیجے ہیں جو ان پر سے جھوٹھے الزاموں کو دور کرنے آئے ہیں جو ہم نے اپنی نادانی سے ان پر لگائے۔

راقم

سموئیل ملید بومبشر انجیل

ترجمہ ٹرائیڈ بائی فائر

بقیہ

نمبر (۹)

وہ محبت کونسی ہے کہ جس کی نسبت ہمارے خداوند اور رسولوں نے ذکر کیا ہے۔ وہ نہ صرف یا سب سے پہلے مہربانی یا فیاضی کا خیال (فیلنگ) ہے۔ نہ ہی بالیقین وہ اس قسم کا جذبہ ہے جو آہ و خوشی سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ نہیں محض وہ اس قسم کا اشتیاق ہے جو اس طرح سے چمٹتا ہے کہ جس طرح سے گلاب کی بیل جافری کو بلکہ سب سے بڑھ کر خدمت۔ خود انکاری۔ اور اپنے تئیں دیدینا ہے۔ اپنے سے بڑھ کر دوسرے کی بہتری چاہنا نہ اس لئے کہ ایسا کرنا خوشگوار ہے بلکہ حق اور راست ہے دوسرے کو محور بنالینا کہ جس پر زندگی کا پہیہ گھومتا ہے اپنے تئیں دن میں سیکڑوں دفعہ جان بوجھ کر خود انکاری کے چھوٹے چھوٹے کاموں میں موت کے حوالہ کر دینا۔ بیجے کلمات۔ بے مہری کی گفتگو۔ نقصان پہنچانے والی نکتہ چینی کو روکنا۔ ریل گاڑی میں خدا کی محبت کے واسطے آرام کی جگہہ کو چھوڑ دینا۔ چھوٹے بچے کو گمراہ ہوکر گلیوں میں آوارہ پھر

رہا ہو یا طوفان سے خوف زدہ ہو کر گھبرا رہا ہو اُس کے گھر پر پہنچا دینا۔ چھوٹی چھوٹی باتوں میں اپنے اہل خانہ سے ایسی مہربانی سے پیش آنا جیسا کہ محض ادب کے بموجب دنیا کے لوگوں سے پیش آنا مناسب ہو اور مسیح کی خاطر سے کرنا۔ یہہ سب باتیں اُس محبت کی علامتیں ہیں کہ جو انسانی دلوں میں بذاتہ موجود نہیں ہوتی بلکہ خدا کی ہستی سے جو اُس کے اپنے لوگوں کے دلوں میں نازل ہوتی ہو پیدا ہوتی ہو اور اُن میں سے گذر کر اُس تک واپس پہنچتی ہو۔ اس قسم کی محبت خدا ہم سے طلب کرتا ہو۔ ہم ایسی محبت کی علامتوں۔ اُس کے موثر سبب اور اُسکی الٰہی اصل ہونے پر غور کریں اور کاشکہ روح القدس کہ جسکا پہلا پھل محبت ہو (گلتی ۵ ۲۲) ہمارے دلوں میں اس کو کثرت سے جاری کرے۔

۱- ایسی محبت کی علامتیں-

(۱) بے ریا- ریاکاری ایسی مرض ہو جو مسیحی محبت کی جانی دشمن ہو۔ رسولوں کی تحریروں میں ایک سے زیادہ بار اس کے برخلاف متنبہ کیا گیا ہو (رومی ۱۲ ۹ و ۲ قرنتی ۶ ۶)

ہم سب اس آزمایش میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ اُس سے بڑھکر جو ہمارے دل میں ہو ظاہر کریں۔ اُن کو چومیں کہ جن کو ہم پکڑوا رہے ہیں۔ اُن شگافوں کو جو ہر روز زیادہ گہرے ہوتے جاتے ہیں نرم الفاظ سے ڈھانپیں۔ کبھی کبھی ہم اپنے دوستوں کی طرف اپنے اُن خیالوں سے بڑھکر جو اُن کی نسبت ہوتے ہیں رجوع کرتے ہیں کتنی دفعہ ہم اُن کے سامنے ایک صورت اختیار کرتے ہیں اور اُن کی پیٹھ کے پیچھے دوسری کیسی مکاری سے کسی بڑے فائدے کی خاطر ہم اپنی صورت کو بنا لیتے ہیں۔

ہمارا خلق اکثر ظاہری ہی ہوتا ہو۔ ہمارا تبسم کسی مطلب کے لئے اختیار کیا گیا ہو۔ ہمارے کلمات مکھن سے زیادہ چکنے ہیں جبکہ ہمارے دلوں میں تلواریں کھینچی ہوئی ہیں۔ ہمارا عذر خواہوں کو قبول کر لینا ایسا ہی ظاہری ہوتا ہو جیسا کہ یوسف کے بھائیوں نے خیال کیا کہ اُس کا اُنکی معافی کو قبول کرنا بوڑھے یعقوب کی موت کے بعد نہیں رہے گا۔ ہماری محبت بالکل بے ریا نہیں ہو۔

(۲) **پاک**۔ دل ناپاک گفتگو اور سوسائٹی کے گناہ یعنے ناپاکی یا شراب خوری کے باعث ناپاکی میں پیوستہ ہو گئے ہوں مگر ضروری ہو کہ مسیحیوں کی باہمی محبت پاک ہو۔ اُس کے اسباب پاک اور روحانی ہونے چاہئیں جو خداوند کے حکم یا نمونے سے پیدا ہوتے ہیں۔ دل کی آنکھ صاف اُس کی عادت بے عیب۔ اور اُس کی نیت برف وشنی کی طرح سفید ہونی چاہئے۔ اُن نفسانی جذبات کا خیال اور شبہہ تک بھی اُس میں نہ ہونا چاہئے جو مرد اور عورتوں میں بڑی گہری روحانیت کے چشموں کے نزدیک رہتے ہیں۔ دنیا کی محبت اکثر شہوت تک اختتام پاتی ہو۔ اونچے اونچے معراج چکنا چور ہو جاتے ہیں۔ وہ صبح جو بغیر بادل کے تھی کالی گھٹاؤں سے گھر جاتی ہو اور ہماری آزمایشیں بھی اُسی پہلو میں ہوتی ہیں۔ یہہ خیال کرنا غلطی ہو کہ چونکہ ہم دینی مجلسوں میں شامل ہوتے اور گیتوں۔ واعظوں اور سرمنوں کی نسبت گفتگو کرتے ہیں اس لئے کچھ خطرہ نہیں ہو کہ ناپاکی کا داغ ہماری روحوں کے نازک اور تر و تازہ شگوفہ کو برباد کرے۔ اکثر ہماری محبت پاک نہیں ہوتی۔

(۳) **سرگرمی**۔ "گسکر" نہ کہ ڈھیلی کمان کی ڈھیلی رسی کے ساتھ بلکہ وایولن (سارنگی) کی جو اچھی طرح سے کسی ہوئی ہو تاروں کے کسے ہونے کے ساتھ۔ یہہ نمونہ ہو جو بالکل ہمکو ٹھیٹھے میں اُٹھاتا ہوا معلوم ہوتا ہو۔ اپنے لئے بہت ہی سرگرم ہونا زیادہ آسان ہو بہ نسبت اس کے کہ ہم ویسی ہی سرگرمی سے اوروں کی بھلائی ڈھونڈھیں۔ ہماری محبت بہت کم اعتدال کے درجہ سے باہر ہوتی ہو مگر کبھی کھولنے کے درجے تک نہیں پہنچتی۔ ہم نے دل کے کناروں سے باہر تک جوش میں آجانے کے بھید کو نہیں سیکھا ہو۔ ہم اپنی محبت میں سرگرم نہیں ہیں۔ ہم اپنے بھائیوں کی تقصیروں پر نہیں روتے اور نہ ہی ہم اُنکی کامیابی کے سبب ایسے خوش ہوتے ہیں جیسا کہ اپنی کامیابی کے باعث یا ایسے جذبے اُن کو پیار کرتے ہیں جو کہ بدی کے لئے اُن میں بطور بھبکے کے کام کرے +

باقی آیندہ

واقعات و خبریں

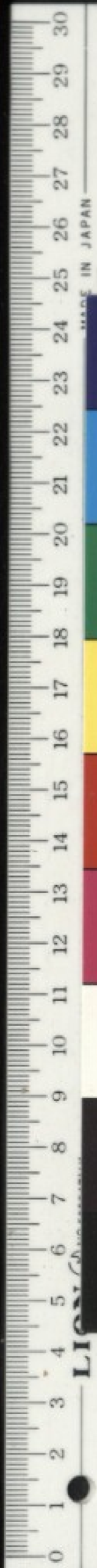
سخت حادثہ ریلوے

مورخہ ۲۷- اپریل سنہ ۹۶ء کو ایسٹ انڈین ریلوے میل ٹرین میں کہتے ہیں ایک برات بمعہ آتشبازی کے سوار تھی۔ سکندر آباد چھوڑکر آتشبازی میں حقہ نوشی سے آگ لگ گئی۔ دادری تک پہنچتے تین گاڑی بمعہ ڈاک گاڑی کے بالکل جل گئیں۔ ڈاک گاڑی کے صرف سارٹر جلتی گاڑی سے کود کر جاں بر ہوئے۔ کچھ مسافر جنہوں نے عدم آباد کا ٹکٹ لیا تھا جلکر اور کود کر شہر خموشاں پہنچے۔ اور بعض زخمی ہوئے + عام

لنڈن

۲۹- اپریل کی تار خبروں سے معلوم ہوا کہ باقی ریفارمروں یعنے جماعت مصلحین میں سے ۵۹ شخصوں کو ہائیکورٹ پرٹیوریا نے دو دو سال کی قید کی سزا دی۔ دو ہزار پونڈ جرمانہ اور تین سال کی جلاوطنی کی سزا مزید برآن۔ اس فتوے پر تمام لنڈن برافروختہ ہو رہا ہو اور خود ٹرینسوال میں بھی ایک شورش پیدا ہو رہی ہو۔ مابعد کی تار خبروں سے معلوم ہوا کہ پریزیڈنٹ کروگر بذات خود ان فیصلجات کی نظر ثانی کریں گے +

(اخبار ہفتہ وار)



ملاقند

۳۰ - اپریل کی تار خبروں سے معلوم ہوا کہ جنرل بلینگ فورس کل جلالہ پہنچ گیا - خیموں میں اس قدر گرمی ہوتی ہے کہ برداشت نہیں ہو سکتی یہہ دستہ وہاں سے روانہ ہو کر آج ۸ بجے پہنچ گیا + (ہفتہ وار)

عمدہ جواب

مسٹر کرزن نے پارلیمنٹ میں ایک سوال کے جواب میں بیان کیا کہ روسی سفیر کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ روس اور چین میں کوئی ایسا پوشیدہ عہد نامہ وقوع میں نہیں آیا جس کے مطابق چین کا بہت سا ملک روس کے قبضے میں آجائے

لنڈن

۲۴ - اپریل کی تار خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ دریائے اٹگرا کے ۱۴ میل شمال کی جانب ایک دستہ سوڈان نے متابیلیوں پر بروز بدھ حملہ کیا - گھمسان کا رن پڑا اور انگریزوں کو سخت دقت پیش آئی - مگر آخر کار قریباً متابیلیوں کو شکست دی گئی تھی کہ ان کو بلوا یو واپسی کا حکم ہو گیا اور وہ ادھر چل دئے + منہ

لنڈن

۱۳ - اپریل کی تار خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ لارڈ سالسبری صاحب بہادر نے پرمروز لیگ کے جلسہ میں گفتگو کرتے وقت مہم ڈنگولہ کی طرف داری ظاہر کی اور بیان کیا کہ یہہ مصری حدود محفوظ کرنے کے لئے ضروری تھی اور اس کے بغیر یہہ ناممکن تھا کہ مصر کو اسی حالت میں واپس کیا جائے جس میں کہ پہلے اُس کی حکومت کو اختیار کیا گیا تھا + منہ

نوٹس

لوکل گورنمنٹ نے تازہ اعلان دیا ہے کہ جو افسر رخصت پر جاتے ہیں اُن کا پتہ نہ معلوم ہونے سے کبھی کبھی گورنمنٹ کو دقت پڑتی ہے - لہذا آیندہ سے جو گزیٹیڈ افسر رخصت پر جائیں (باستثنائے رخصت اتفاقی) وہ حکام ذیل کو اپنے پتے سے اطلاع دیا کریں +

چونکہ جوڈیشل سروس کے حکام ماتحت کو حسب قواعد ہائیکورٹ و جوڈیشل کمشنر اپنے پتے کی اطلاع دینی ہوتی ہے - لہذا حکم ہوتا ہے کہ حسب ذیل اطلاع دیا کریں +

(۱) افسران محکمہ - کوئی نینڈ افسر اسٹیوٹری سویلین ممبران کمیشن اودہ و کمایون وہ حکام جو اُن عہدوں پر ہوں جو عموماً انڈین سول سروس کے واسطے مخصوص ہیں - افسران حکام جنگلات - مجسٹریٹ چھاؤنی - گورنمنٹ کو اطلاع دیں +

(۲) ڈپٹی کلکٹر - صاحب کمشنر کو +

(۳) اور گزیٹیڈ افسر باستثنائے جوڈیشل اپنے افسران محکمہ کو +

پرزور تقریر

آنریبل مسٹر انند اچارلو مدراسی طلبا کی ڈبیٹنگ سوسایٹی کے سالانہ جلسہ پر پریذیڈنٹ انتخاب ہوئے اور ایک مضمون "تعلیم کی حالت" پر پڑھا گیا - مضمون کے خاتمہ پر صاحب موصوف نے بیان کیا کہ سوسایٹی نے اپنے سال بھر کے جلسوں میں صنعتی و حرفتی تعلیم پر کبھی بحث و مباحثہ نہیں کیا - اس پر اُن نے کہا کہ کوئی تعجب کی بات نہیں اگر اس مضمون کی نسبت بے پروائی کی گئی ہو کیونکہ ہندوستان میں کوئی شخص بھی صنعتی تعلیم کے فوائد سے واقف نہیں اور پھر کہا کہ صنعت کی کہ سوسائٹی نہایت انصافانہ اور محنت سے اس معاملہ پر بحث شروع کریگی اور دیکھیگی کہ وہ کس نتیجہ پر آتی ہے + (ہفتہ وار)

کلکتہ

میں ایک یوروپین پہلوان گریک جارج صاحب چند روز سے وارد ہیں آسٹریلیا اور امریکہ میں اپنے فن کشتی اور شہ زوری کے کرتب دکھاتے ہوئے اب ہندوستان میں نازل ہوئے ہیں - یہہ یوروپین روئین تن کہتا ہے کہ ڈھائی من انگریزی وزن کا پتھر میرے سر پر رکھ کر ۱۵ پونڈ کے ہتھوڑے کی ضربات سے توڑا جائے اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے مجھے کچھ ضرر نہیں پہنچیگا - دو کرسیوں پر لیٹ کر ایک گھوڑے کا وزن اُٹھا سکتا ہے + منہ

ناگہانی موت

شاہ فارس جبکہ شہر طہران کے نزدیک ایک مسجد میں داخل ہوتے تھے کہ اچانک ایک مخالف نے اُن کے جگر پر ایک ایسی گولی تاک کر ماری کہ جس کے لگتے ہی شاہ مرغ بسمل کی طرح زمین پر تڑپنے لگے اور لوگوں نے انکی لاش کو اُٹھا کر داخل محل کیا اور وہاں پہنچکر وہ جان بحق تسلیم ہو گئے +

لارڈ سلباری کی تقریر

لارڈ سلباری نے کلونیل انسٹیوٹ میں گفتگو کرتے وقت کہا کہ اگر روڈیشیا میں فوج کی اور ضرورت ہو تو فی الفور روانہ کرنی چاہئے تاکہ جرنیل کارنگٹن متابیل کا یکدم ہمیشہ کے لئے قلع قمع کر دے +

سنیچر کے روز ایک سو گورہ اور دو سو دیسی پر مقام بلوایو تین ہزار متابیل نے حملہ کیا - ان کا ارادہ تھا کہ سرکاری فوج کو گھیر لیں مگر یہاں میکسم گن چلنی شروع ہوئی جس سے دشمن کے چھکے چھوٹ گئے - مفرورین اور مقتولین کے خون سے دریائے انگرا

اس بات کو چھپانے کے لئے افسر اُن لوگوں کے پاس جاتے ہیں کہ جو محمدی بنائے گئے ہیں اور اُنہیں کہتے ہیں کہ اگر تم نے اس بات کو ظاہر کیا کہ زبردستی سے کلمہ پڑھایا گیا ہے تو تم اب بھی قتل کئے جاؤ گے۔

اس طرح سے معلوم ہوتا ہے کہ ترکی گورنمنٹ کی یہہ تجویز کیسی مکمل اور بےرحمی کی ہے۔

(الف) خاصکر مردوں کو زیادہ قتل کرنا اور جائداد کو لوٹ لینا۔

(ب) جس کا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ پس ماندگان مصیبت زدہ حالت میں رہیں اور بھوکھ سے ہلاک ہو جائیں۔

(ج) اس صورت میں اُنہیں زبردستی سے مسلمان بنایا جانا یہہ سب اور اس امر کا کافی ثبوت ہے کہ کوشش کی جاتی ہے کہ اس قدیمی قوم کا نام و نشان بھی تواریخ کے صفحے سے مٹا دیا جاوے۔

(د) قتل کے نظارے۔ وہ سب کے سب بہت ہی خوفناک ہیں اور اُن سب کا بیان بھی نہیں ہو سکتا زندہ جوان مرد اور عورتیں ایک ڈھیر کی صورت میں باندھی جاتی تھیں اور لکڑیوں سے جو تیل سے بھگوئی گئی ہوں ڈھانپی جاتی اور اُن میں آگ لگائی جاتی تھی۔

ایک دفعہ ساٹھ سے سو تک عورتیں ایک گرجہ گھر میں بند کی گئیں اور سپاہیوں کو اُن پر چھوڑا گیا یہاں تک کہ یا تو سب کی سب قتل کی گئیں یا اُن کا حال قتل سے بھی بُرا کیا گیا۔ بچے ایک دوسرے کے اوپر رکھے گئے اور اُن کے سر کاٹے گئے یا اُنہیں ایک قطار میں کھڑا کیا گیا اور اس بات کے دیکھنے کے لئے گولی ماری گئی کہ ایک گولی سے کتنے ہلاک ہو سکتے ہیں۔ ایک پاسٹر کے گلے میں رسی باندھکر خوب کسا گیا اور جب قریباً گلا گھونٹا گیا تو رسی کو ڈھیلا کیا گیا اور پھر کسا گیا آخر کار دو کرچیں اوپر کی طرف کو نوکیں رکھہ کھڑی کی گئیں اور وہ اُن پر پھینک کر ہلاک کر دیا گیا۔ لوگ گھروں میں جمع کئے گئے اور گھروں کو آگ لگا دی گئی۔ وہ جنہوں نے باہر نکلنے کی کوشش کی زبردستی سے اُن میں رکھے گئے۔ بچوں کو دونوں ٹانگوں سے پکڑ کر چیرا گیا۔ تین یا چار سو عورتیں ایک تنگ سی جگہہ میں ٹکڑے ٹکڑے کی گئیں۔

(ہ) مدد جو دی گئی ہے۔ روپیہ اور خوراک پس ماندگان کے لئے بھیجی گئی ہے۔ ریڈ کراس اسوسی ایشن بذریعہ مس کلارا بارٹن کے ہیرا میں پہنچ گئی ہے اور اُس کے وسیلے سے مدد دی جاتی ہے۔ ڈاکٹر ٹلمیج صاحب کے کاغذ بنام کرسچن ہیرالڈ کے ذریعے سے چندہ جمع کیا گیا ہے اور وان نامی مقام میں تقسیم کیا جا رہا ہے اور کئی مقاموں میں کئی سوسائٹیوں سے بھی روپیہ جمع کیا جاتا ہے اور اس ملک میں بمبئی میں انکی مدد کرنے کے لئے چندہ جمع ہو رہا ہے۔ ہم اس مدد کے لئے خدا کا شکر کرتے ہیں۔

آرمینیا کے لوگ بہت مایوس ہو گئے ہیں اور اُن کی مایوسی کچھ حیرانی کی بات نہیں ہے۔ یہہ بیان کیا گیا ہے کہ اُن کا بڑا افسر جس کو پیٹریارک کہتے ہیں اور جو بوڑھا آدمی ہے بہت دل شکستہ ہو گیا ہے اور ایسا خیال کر رہا ہے کہ اپنے کام کو چھوڑ دیوے۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ یہہ نتیجہ نہیں ہو گا۔ شہیدوں کا خون کلیسیا کا بیج ہے۔ آرمینیا میں ان ہڈیوں سے ایک پاک کلیسیا نکلے گی اور وہ جنہوں نے یہہ خوفناک کام کئے ہیں یا اُن میں اپنی رضامندی ظاہر کی ہے۔ اپنے سروں سے اس خون کا بدلہ دیں گے۔

چیدہ خبریں

۳ مئی مظفرالدین شاہ مرحوم کا دوسرا لڑکا جانشین قرار دیا گیا اور آذربائیجان سے طہران میں طلب کیا گیا۔

آج مظفرالدین تبریز میں تخت نشین کیا گیا۔

خبر میں جو سول ملٹری گزٹ کو لنڈن کی چٹھی وصول ہوئی ترکی ریفارم ایسوسی ایشن نے برسلز سے سلطنتہائے یورپ میں اپیل کیا ہے کہ سلطان کو تخت سے اتارا جائے اور اگر ضرورت ہو تو ترکی سلطنت کو تباہ کر دیا جاوے۔

سلطان نے عہدنامہ کے برخلاف ایک مسلمان گورنر زیتون میں مقرر کیا ہے۔

سر فلپ کری اب تک کوشش کر رہے ہیں کہ مصیبت زدہ آرمینیوں کو مدد دینے کے لئے جو روپیہ وغیرہ امداد دی گئی ہے اُس کے پہنچنے میں کوئی رکاوٹ نہ رہے۔ لیکن اب تک پیچیدگی میں ہیں۔

نیوزیلنڈ سے مسٹر کرافرڈ مارلے کی وفات کی خبر آئی ہے یہہ شخص ۸۳ سال کی عمر میں فوت ہوا ہے اور جب ۱۸۲۵ء میں جارج سٹیفن صاحب موجد ریلوے دخانی انجن نے تو اپنا ایجاد انجن صرف آزمایش کے طور پر پبلک کے سامنے چلا کر دکھایا تھا۔ اس انجن پر جو لوگ سوار ہوئے تھے وہ سب فوت ہو گئے۔ ان میں سے صرف ایک ہی شخص زندہ تھے۔ یہہ بھی چل بسے اس زمانہ میں انکی عمر ۱۲ سال تھی۔

ایک بڑے چینی عالم کی معرفت دریافت ہوا ہے کہ چین میں ایسے ایسے اہل صنعت موجود ہیں جن کا ثانی جرمن۔ فرانس امریکہ۔ اور انگلینڈ میں نہیں۔ چین میں سنار کاریگر اُس وقت سنار سمجھا جاتا ہے۔ جب وہ ایک پیسہ کی چاندی کو ہموزن سونے میں فروخت کرے۔ ایک بڑھئی اُس وقت کامل سمجھا جاتا ہے جب سلیپر کی لکڑی پر وہ کمال ظاہر کرے جس سے ایک روپیہ قیمت پڑے۔ چمار اُس وقت اپنے فن میں ماہر خیال کیا جاتا ہے جب کھال کر روپے بچھائیں اور اس کھال سے وہ اس قدر روپے وصول کر سکے۔ چینی ایک میز پر کھال بچھا دیتے ہیں اور اس پر ایک ایسا عجیب مصالحہ لگاتے ہیں کہ وہ سپنج کی طرح پھول جاتی ہے اور ایسی نرم ہو جاتی ہے کہ کپڑے کی طرح جو رنگ چاہیں دے لیں۔ اس حساب سے پانچ روپیہ کا چمڑہ دو دو سو روپیہ قیمت پاتا ہے۔

مضامین مفید المبتدیین

بقیہ

مسیح کا جی اُٹھنا

ایک کہانی - بچوں کی لئے

"دو شخص؟ مریم - کیا یہہ فرشتہ تھے؟"

"شاید - ہم ڈر کے مارے منہہ کے بل گر گئیں اور اُنہوں نے کہا - "تم کیوں زندہ کو مُردوں میں ڈھونڈھتیاں ہو؟ وہ یہاں نہیں ہو بلکہ اُٹھا ہو - یاد کرو کہ ہنوز جب جلیل میں تھا تم سے کیا کہتا تھا کہ ضرور ہو کہ ابن آدم گنہگاروں کے ہاتھہ میں حوالہ کیا جائے اور صلیب دیا جائے اور تیسرے دن جی اُٹھے - اور اُنہوں نے ہم سے یہہ بھی کہا کہ جا کر شاگردوں کو خبر دو کہ عیسیٰ ان سے آگے جلیل کو گیا ہو۔"

یوحنا نے کہا "پہلے تو ہمیں یقین نہ آیا - لیکن پطرس آگے بڑھکے قبر کے اندر گیا - میں بھی اُس کے پیچھے گیا اور قبر خالی پائی - کپڑے تہہ کئے ہوئے اپنی جگہہ پر پڑے تھے تب ہم نے جانا کہ خداوند جی اُٹھا ہو۔"

داؤد نے پوچھا - "تب ہی؟"

مریم نے جواب دیا "نہیں میں نے خداوند کو بھی دیکھا ہو"

سب تعجب سے پوچھنے لگے - "کیا خداوند کو"؟

"جب یوحنا اور پطرس چلے آئے میں پھر لوٹ گئی مجھے ایسا خیال گذرا کہ شاید یہودی اُس کی لاش چرا لے گئے۔ ہیں اور معلوم نہیں کہ اُس کو کہاں رکھا - میں نے سمجھا کہ یہہ جو پاس کھڑا ہو باغبان ہو سو میں نے پوچھا اُستاد کی لاش کہاں رکھی ہو؟ تب اُستاد نے جس کو میں باغبان سمجھتی تھی میرا نام لے کے پکارا - آیا - اُس کی آواز ایک دفعہ اور سننے سے میرے دل میں کیسی خوشی ہوئی! میں اُس کے پاؤں چومنا چاہتی تھی - لیکن اُس نے مجھے چومنے سے منع کیا اس لئے کہ وہ ابھی باپ کے پاس نہ گیا تھا اور اُس نے مجھے تم کو بھی یہہ خبر دینے کو فرمایا کہ وہ اوپر آسمان پر جاتا ہو۔

"آسمان کو جاتا ہو"؟ اس کا کیا مطلب ہو؟

"ہم ایمان کے ساتھہ انتظار کریں اور شک نہ لاویں"

ایک دفعہ اور سب دوست بیت عنیا میں جمع ہوئے - لعاذر کہتا ہو اس تین برس کے عرصہ میں کیسی کیسی عجیب باتیں واقع ہوئیں - بیت لحم کا بچہ - ناصری - خداوند ہمارا خدا آیا اور فتحیاب ہوا -

"وہ ہمارے ساتھہ تھا اور ہم نے اُسے نہ جانا"

داؤد نے کہا "کاش کہ ہم اُس کی باتیں پھر یاد میں لا سکیں"

مریم نے جواب دیا - "اُس نے کہا تھا کہ روح القدس ان سب باتوں کی ہمیں یاد دلاویگی"۔

"ہاں - ایسا اُس نے کہا تھا - اور یہہ بھی وعدہ کیا تھا کہ زمانے کے تمام ہونے تک وہ ہمارے ساتھہ رہے گا"۔ اب جب میں دیکھتا ہوں کہ یہہ سب باتیں کیسی صاف ہیں تو مجھے تعجب آتا ہو کہ میں کیوں اتنے دنوں کے بعد اُس پر ایمان لایا - وہ میرے دل کو اس اطمینان سے جو جاننے سے بھی باہر ہو بھرتا ہو اور میں جانتا ہوں کہ وہ پھر آ کے ہم کو اپنے پاس لے جائے گا۔"

"ہاں داؤد خداوند ایسا ہی کرے"

تب اُستاد کی زندگی کی حالت بہت رنج اور خوشی کے ساتھہ بیان کرنے لگے - گہری تاریکی اور اُس کے پیچھے آسمانی روشنی تھی اور سب پر روحانی نور چمکتا تھا جس سے خدا کا جلال ظاہر ہوتا تھا اور جب اُن کو اُستاد کے وعدہ کے مطابق تسلی دینے والے کے ذریعہ سے اُس کی یہہ باتیں یاد آئیں کہ "میں قیامت اور زندگی ہوں" - تو بہت خوش ہوئے

تاریکی سے روشنی میں پہنچی

ملک چین میں فوچو نام ایک شہر ہو - اور اُس شہر میں ایک مشن ہسپتال ہو - ایک روز اُس ہسپتال میں ایک اندھی لڑکی آئی - ڈاکٹر صاحب نے اُسے دیکھا اور کہا کہ تیری آنکھوں کا کچھہ علاج نہیں - اُن میں نور ہی نہیں - یہہ بات سُن کر لڑکی نہایت ہی غمگین ہوئی - ڈاکٹر صاحب کی میم صاحب نے موقعہ دیکھکر اُسے خداوند یسوع کا احوال سُنایا - کہ وہ کس طرح اندھوں کی آنکھیں کھولا کرتا تھا - لڑکی نے پوچھا کیا میں بھی اُس کے پاس جا کر اپنی آنکھوں کو بھلا چنگا نہیں کروا سکتی پھر میم صاحب نے اُس سے کہا - کہ اب تو وہ آسمان پر ہو اور اُس طرح لوگوں کی آنکھوں کو نہیں کھولتا - لیکن وہ تیرا دل کھول سکتا ہو اور تجھے ایسا مسرور کر سکتا ہو کہ تجھے اپنی آنکھوں کا کچھہ غم نہ رہے گا اگر تو اب اس دنیا میں یسوع کو پیار کریگی تو وہ اس زندگی کے بعد تجھے بہشت میں لے جاویگا - اور وہاں تیری آنکھوں کو کھول کے تجھے آسمانی بادشاہ کا سارا جلال دکھلاویگا - اُس لڑکی کے باپ نے میری منت کی کہ میں اُس کے گاؤں میں جا کر لڑکی کو اُس اچھے یسوع کی بابت سکھلاؤں - میں نے جانے کا وعدہ کیا - اور تھوڑے دن کے بعد چین کی ایک بوڑھی عیسائی عورت کے ساتھہ میں اُس کے پاس گئی - ہمیں ایک چھوٹے جہاز میں تین روز کا سفر کرنا پڑا - اور پھر ایک روز ڈولی میں - اور آخر کار ہم صحیح سلامت پہنچے - اُس بیچاری لڑکی اور اُس کے سب رشتہ داروں نے ہمکو بڑی خوشی سے قبول کیا - میں سارا دن اُن کے پاس رہی اور کئی گھروں میں میں نے تعلیم دی - اور ہر جگہہ عورتوں اور لڑکیوں کی بڑی بھیڑ انجیل کے عجیب قصوں کا بیان سُنتی رہی جہاز پر واپس جاتے وقت بہت سے لوگ مجھے ملنے کو آئے - جن کو یہہ خبر ملی تھی کہ ایک ولایتی میم صاحب اُس اندھی

شعر و سخن

غزل

دکھلا دو ہمیں جلوۂ دیدار مسیحا
پہلو میں تڑپتا ہے دلِ زار مسیحا

مل جائے جگہ گر کہیں قدموں میں تمہارے
خوابیدہ میرا بخت ہو بیدار مسیحا

تقریر سنوں تیرے لبوں کی یہ ہوس ہے
شیرین و فصیح ہے تیری گفتار مسیحا

اس گلشن ہستی میں جدائی میں تمہارے
ہاں ہر گل خنداں ہے مجھے خار مسیحا

ہر لحظہ و ہر وقت و ہر اک آن فلک پر
اُمت کی شفاعت کو ہے تیار مسیحا

تائب نے کبھی در سے تیرے لوٹا تہی دست
غفار ہے غفار ہے غفار مسیحا

وہ میرا شفیع ہے مجھے کچھ خوف نہیں ہے
ہے حشر کے دن حاکم و مختار مسیحا

کب ہوگی تمہارے رخِ اقدس کی زیارت
ہوں رنج و مصائب میں گرفتار مسیحا

اُمید محب کو ہے تیرے فیض و سخا پر
ہو دور میرے دل سے یہ آزار مسیحا

راقم

چودھری پیرو کمار

المتخلص بہ محب

اِطلاع

آرمینیا کے مسیحیوں کا ترک وغیرہ محمدی اقوام سے متواتر ستائے جانے اور نہایت بے رحمی اور بے عزتی کے ساتھ قتل کئے جانے کا حال معلوم کر کے ایونجیل الائنس لنڈن نے ۲۶ اپریل ۱۸۹۶ء سے ایک ہفتہ اُن کے لئے دعا کرنے کو مقرر کیا تھا۔

لودیانہ کی کلیسیا نے لنڈن کے مشہور اخبار "کرسچن" میں اس خبر کو دیکھکر ۲۹ اپریل ۱۸۹۶ء کو اس مقصد کے لئے دعا کا جلسہ کیا اور مظلوم آرمینیا کے مسیحیوں کا حال سنکر جس کو ہم ایڈیٹوریل کالم میں چھاپتے ہیں یہاں تک لودیانہ کے مسیحیوں کے دل نرم ہو گئے کہ انہوں نے اپنے دُکھی اور مصیبت میں گرفتار بھائیوں کے لئے کچھ چندہ بھی دیا اور یقین ہے کہ اور بھی جمع ہو جاوے گا۔

ہم نور افشاں کے ناظرین اور دیگر مسیحی بھائیوں کو اطلاع دیتے ہیں کہ آرمینیا کے مسیحی بہت تنگی کی حالت میں ہیں اور اس بات کے محتاج ہیں کہ اور ملکوں کے مسیحی جو آج کل امن کی حالت میں ہیں اور خداوند کے فضل سے بے خوف و خطر زندگی بسر کر رہے ہیں اُن کی مدد کریں اس لئے اگر کوئی کچھ ان کی مدد کے لئے بھیجنا چاہتا ہے تو وہ یا تو بمبئی میں مس کیٹ جی پارک دربار کا دھوم۔ گرانٹ روڈ کے پاس یا لودیانہ میں پادری اے۔ ایچ ایوینگ صاحب کے پاس بھیجدے وہاں سے روپیہ آرمینیا میں اُن کی مدد کے لئے روانہ کیا جاوے گا + (اڈیٹر)

مڈل پاس والوں کی ضرورت

جنڈیالہ ضلع امرتسر کے دیہاتی مشن سکولوں کے لئے کچھ اور اُستادوں کی ضرورت ہے۔ اس لئے واسطے آگاہی درخواست کنندگان تحریر کیا جاتا ہے کہ درخواست کنندہ

(۱) اپنی نیک چلنی کا سارٹیفکٹ روانہ کرے۔

(۲) اپنے امتحان کے سند سٹیفکٹ کی نقل۔

(۳) دیہات کے رہنے والوں اور مشن سکولوں کے طالب علموں کو دوسروں پر ترجیح دیجاویگی +

(۴) درخواست کنندہ کی عمر ۱۸ سال سے کم نہ ہو۔

راقم

وارث الدین

سپرنٹنڈنٹ - ولیج سکولس - جنڈیالہ

اِشتہار

نارتھ ویسٹرن ریلوے

احاطہ جنرل سٹور لاہور میں مورخہ ۱۱ ماہ مئی ۱۸۹۶ء و ایام مابعد کو اسباب مفصلہ ذیل بذریعہ نیلام فروخت کیا جاویگا اور نیلام ہر روز صبح کے آٹھ بجے شروع ہوا کرے گی تمام لاٹ یعنے اسباب خریدکردہ تاریخ فروخت سے اندر میعاد ایک ماہ کے اُٹھائے جانے چاہئے ورنہ ڈیمرج یعنے ہرجانہ دینا پڑے گا اور بشرح ایک پائی فی من یومیہ کے حساب سے وصول کیا جاویگا +

تفصیل اسباب

اسپات - پرانے مستعمل ریل ٹال - دھرے شہتیری و دیگر اقسام - لوہا پرانا مستعمل ریل - پہیہ چادری ٹکڑے و دیگر اقسام وغیرہ پیتل پرانا و نیز کئی ایک ٹن - رسیاں کہنہ وغیرہ وغیرہ

حسب الحکم

(چیف اسٹور کیپر صاحب) لاہور - ۱۸ - اپریل ۱۸۹۶ء

پادری - یو - ایس - جی - جونس صاحب مینیجر نور افشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم واہلی کے اہتمام سے چھپا۔